سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی عہ (بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف)

چہ گویم باتو گر آئی چہادر قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

(معہ ضمیمہ درس قرآن شریف) (پیشگی چار روپے)

جلد ۹ — مورخہ ۳ ذی الحجہ ۱۳۲۷ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۶ دسمبر ۱۹۰۹ء مطابق ۲ پوہ سمت ۱۹۶۶ ب — نمبر ۸

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا ۔
دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا ۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا ۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا ۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد است نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
اقتدا بر قول او در جان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت ماست
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قسم دوری ازان عالیجناب

مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
آن ز خود از ہمان جائے بود
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
منکر آن محق لعنت است
منکر آن مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکار آن کند از اشقیاست
نزد ما کفر است خسران و تباب

دستور العمل

عام قیمت اخبار سالانہ بلا ضمیمہ عہ بغیر وصولی قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہ ہوگا ۔
خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیے ورنہ جواب کے معذور ہیں ۔
رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی ۔ علیحدہ رسید نہ دیجاویگی ۔ البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیں انکو بہرحال رسید حاصل کرنی چاہیے ۔ اگر چار ہفتہ تک رسید نہ چھپے ۔ تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیے ۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان ضلع گورداسپور ہو ۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیعت لیتے تھے ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے تھے اور طالب تکرار کرتا جاتا تھا ۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ ۲ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ ۲ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنیوالا نہیں ۔ آمین ۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑھاتے ہیں ۔ آج میں نور الدین کے ہاتھ پر ان تمام شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط سے حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن و احادیث کے پڑھنے اور سننے اور اسپر عمل کرنے کی کوشش کرونگا ۔ اور اشاعت اسلام میں جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کمربستہ رہونگا اور انتظام زکوٰۃ بہت احتیاط سے کرونگا اور باہمی اخوان

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پسران پروپرائٹرز و پبلشرز و پرنٹرز کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینیجر مطبع و اخبار چھاپ کر شائع کیا گیا)

اخبار قادیان

- حضرت خلیفۃ المسیح اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ درس قرآن شریف حسب معمول مسجد اقصیٰ میں ہوتا ہے اور ایک درس بعد نماز فجر بالخصوص صاحبزادگان بشیر احمد اور شریف احمد کی خاطر مسجد مبارک میں ہوتا ہے۔ اہل بیت حضرت مسیح موعود بخیر و عافیت ہیں۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحب قادیان میں واپس آگئے ہوئے ہیں۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب ایک لمبے سفر کی تکالیف اٹھا کر جس کا ذکر پہلے اخبار میں ہوتا رہا ہے اور ایک معقول رقم چندہ کی جمع کر کے سالم و غانم واپس دارالامان قادیان میں پہنچ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ میر صاحب کو جزائے خیر دے انہوں نے بڑی محنت کے ساتھ مسجد اور شفاخانہ وغیرہ کے واسطے روپیہ جمع کیا ہے اور اب اس کا ایک بڑا حصہ کارکنان صدر انجمن کے سپرد کر دیا ہے تاکہ کام عمارت کا شروع کر دیا جاوے۔

قاضی اکمل صاحب اپنے وطن گولیکی گئے ہوئے ہیں غالباً عید تک واپس آجاویں گے۔

حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب تاحال امروہہ میں ہیں اور اپنے خدام کے واسطے دعاؤں میں اور دینی تبلیغ کے کام میں مصروف ہیں۔

لاہور میں لیکچر

لاہور میں عیسائیوں نے جلسہ کر کے لیکچروں کا ایک سلسلہ پورا کیا ہے۔ جنہیں اسلام پر بھی حملے کئے ہیں ان کے جواب کے واسطے تجویز ہے کہ دسمبر کے آخر میں ہماری جماعت کی طرف سے لیکچر ہوں۔ غالباً یہاں سے حضرت صاحبزادہ صاحب اور مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے اور بعض دیگر صاحبان حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم کے مطابق لیکچر دینے کیواسطے تشریف لے جائیں گے۔

خواجہ صاحب گجرات میں

حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم کے ماتحت حضرت خواجہ کمال الدین صاحب نے ایک لیکچر گجرات میں دیا ہے۔ جسے موقعہ پر لکھ کر قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب نے بھیجا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اگلے اخبار میں درج کیا جاوے گا۔

عید قریب ہے۔

احباب سرگرمی سے متوجہ ہوں۔

برادران! صدر انجمن احمدیہ کی مختلف مدات کا گوشوارہ آمد و خرچ ہر ماہ میگزین کے آخر میں چھپتا ہے اس سے آپ کو معلوم ہوا ہوگا۔ کہ بعض مدات میں کس قدر کمزوری واقع ہو رہی ہے اب عید کا دن قریب ہے۔ قبل از وقت ہر جگہ عید کے چندے کیواسطے اور کھال قربانی کی رقم جمع کرنے کے واسطے مستعدی کے ساتھ متوجہ ہونا چاہیے۔ تمام نیک کاموں کے واسطے روپیہ درکار ہے اور یہ ثواب خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے آپ لوگوں کے حصہ ہی میں رکھا ہے۔ دنیادار اپنے دنیوی عمارتوں کے بنانے میں کن سرگرمیوں اور جوشوں کے ساتھ مصروف ہیں اس دینی عمارت کا کھڑا کرنا جو دنیا میں توحید پھیلانے کا مرکز ہو آپ ہی صاحبان کا کام ہے۔ ہمت سے کام لو۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضامندیوں کو حاصل کرو۔ کیونکہ یہ وقت پھر ہمیشہ نہیں رہے گا۔

یہ اشتہار حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالیٰ نے لاہور میں تقسیم کرنے کے واسطے قادیان سے چھپوا کر اخویم خواجہ کمال الدین صاحب کے پاس بھیجدیا ہے جو ۱۰ دسمبر کو عین جلسہ عیسائی صاحبان میں تقسیم ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اسلامی لیکچر بجواب مسیحی لیکچر

جو سلسلہ لیکچروں کا آجکل مسیحی صاحبان کی طرف سے لاہور میں جاری ہے اس میں مسیحی صاحبان کی طرف سے ہر لیکچر کے خاتمہ پر چند منٹ مباحثہ کی استدعا بھی کی جاتی ہے ان لیکچروں کے جواب میں بعض مسلمانوں کا منشاء ہے کہ مسلمان اول تو ان لیکچروں کو نہ سنیں۔ دوم یہ بھی سنا ہے۔ کہ خود وہ بالمقابل لیکچر دیں گے یہ دونو امور ہمیں پسند نہیں نیز فوری جوش سے چند منٹ کے مباحثات میں ان اصولوں کی تحقیق کرنا جن مذاہب کی بنیادیں ہوں۔ ایک سہل امر نہیں حق کا ثابت کرنا اور باطل کو مٹانا ہنسی کا کام نہیں۔ مخالف کی بات کو غور سے سننا اس میں جس قدر حق شناس ہو اس کو لینا اور اس میں اگر باطل ہے تو صرف اس کا مٹانا ضروری ہے۔ اس لئے ہم نے تجویز کیا ہے کہ پہلے مسیحی لوگوں کے لیکچروں کو صبر اور غور کے ساتھ سن کر ان باتوں کو دیکھ لیا جائے جو انہوں نے اسلام کے برخلاف لیکچروں میں کہی ہیں اور پھر ان کا جواب سلسلہ وار دیا جاوے۔ وجادلهم بالتی هی احسن۔ ایک قرآنی ارشاد واجب الامتثال ہے اس لئے ہم انشاء اللہ عنقریب بذریعہ اشتہار ثانی پبلک کو اطلاع دینگے کہ مسیحی لیکچروں کے جواب میں جہاں تک ان کا تعلق اسلام سے ہے کب اور کس مقام پر اسلامی لیکچروں کا سلسلہ شروع کیا جاویگا۔ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

نور الدین۔ از قادیان ۔ ۵ ۔ دسمبر ۱۹۰۹ء

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کا اپنا قائم کردہ سلسلہ دن بدن ترقی پر ہے۔ نئے بیعت کنندوں کے خطوط برابر حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں آتے رہتے ہیں اور بہت سے لوگ یہاں آکر بھی بیعت کر جاتے ہیں۔ یہ سب نام ہمارے پاس محفوظ ہیں پہلے نئے بیعت کنندوں کے نام درج اخبار ہوا کرتے تھے۔ مگر جب سے عاجز دورے پر گیا۔ یہ اندراج کچھ کمی گنجائش کے سبب بند رہا ہے۔ اب انشاء اللہ اگلے اخبار سے پھر اس کو جاری کیا جاویگا۔

ڈاک ولایت

ایسا ہی ڈاک ولایت کا سلسلہ ایک عرصہ سے بند ہے لیکن اکثر دوست بوقت ملاقات یا بذریعہ خطوط اس کیواسطے تحریک کرتے رہتے ہیں اس واسطے اگلے اخبار سے اسے بھی پھر جاری کیا جاویگا۔ انشاء اللہ

حجام نے ہی کام کیا کس ہنود کا

گل لے گیا تراش کے شمع وجود کا

لڑکے کا ختنہ

نصیح الدین احمد پسر کبیر الدین احمد احمدی اس لڑکے کی بسم اللہ خاص مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا بلیغ سے ہوئی تھی کہ جو سنہ ۱۹۰۷ء کے کسی پرچہ میں چھپ چکی ہے۔ آج وہ دن ہے کہ اس لڑکے کا ختنہ ابراہیمی ...... برحمت پروردگار مورخہ ۵ دسمبر سنہ ۱۹۰۹ء کو ہو گیا۔ خوش نصیب ہے وہ لڑکا کہ جو حضرت خلیفۃ المسیح کیوقت میں مسلمان بنا۔ فقط۔

کابل میں فوجی ہل چل

افغانستان میں آہستہ آہستہ جھگڑا برپا ہونے کے آثار معلوم ہوتے ہیں۔ تمام رات اور دن کابل لشکر میں گشت لگتا ہے۔ مغرب کے بعد پھر کسی کو شہر کے باہر جانے اور آنے نہیں دیا جاتا ہے۔ جلال آباد مقام میں کئی وارداتیں وقوع میں آئی ہیں۔ لاشوں کو کوئی پہچان نہ سکا اس لئے کہ ان کے سر اور ہاتھ اور پیر جسم سے علیحدہ کاٹ ڈالے گئے تھے۔ جدی اوک۔ سوک پل جلال آباد اور ڈاکہ مقاموں کے راستوں پر مسافروں کی دیکھ بھال کے لئے چار بھی چوکیاں قائم کر دی گئی ہیں۔ خوست کا معاملہ ابتر ہو رہا ہے۔ اس لئے امیر صاحب نے سردار نصر اللہ خان کو اس طرف جانے کا حکم دیا ہے امیر صاحب فی الحال کابل میں ہیں اور راستوں اور نہر کے کام کے متعلق احکامات صادر کرنے میں مشغول ہیں۔ (عام)

سفید گیہوں

کی نسبت لال گیہوں میں پچاس فیصدی طاقت پرورش زیادہ ہوتی ہے۔ یہ بات انگریزی سوداگروں کو معلوم ہوئی ہے۔ اس لئے امید ہے کہ آئندہ پنجاب کی نہری نو آبادیوں میں لال گیہوں بہت زیادہ بویا جایا کریگا

لاہور کے ایک مقدمہ سڈیشن میں ضیاء الحق سرکاری گواہ بنایا جائیگا وہ باغیانہ انجمن کا راز کھولیگا۔

کلام امیر المومنین

امیر المومنین کی نصیحت طلبۃ المدرسہ کو۔

۱۴ - جولائی ۱۹۰۹ء - (عصر)

تم جانتے ہو۔ نہ تمہیں اپنی زندگی کا علم ہے نہ تمہیں اپنی واپسی کا پس میں تمہیں مختصر نصیحت کرتا ہوں جو یہ ہے کہ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

جو کام کرو اس میں دیکھ لو۔ کہ تمہارے نفس۔ خواہش۔ دنیا طلبی کا کتنا دخل ہے اور خدا کی رضا اور مخلوق کی شفقت کے خیال کا کتنا دخل ہے۔ پس تم اپنی خواہشوں کو خدا کی رضا کے مقابلہ میں کچھ نہ سمجھو۔ خدا کی رضا کا علم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ ہوا ہے اس لئے قرآن شریف و احادیث پر اپنا عمل رکھو تمہارے ماں۔ باپ۔ بھائیوں نے تمہاری تعلیم کے لئے بہت کچھ خرچ کیا ہے اگر تم تعلیم اسلام میں پختہ رہو گے۔ تو یہ خرچ ٹھکانے لگے گا۔ ورنہ اگر تم انگریزی کے تمام حروف تہجی کے القاب حاصل کرو گے۔ پھر اگر تمہارے ساتھ کلمہ کا اعتقاد نہیں تو پھر تمہارا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ پس ہماری آخری وصیت یہی ہے کہ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

پر پکے رہو۔ جب ایمان کا عملی رنگ میں ظہور نمازوں کے ذریعے ہوتا ہے پھر ماں باپ کے ادب پھر بڑے بھائیوں کے ادب پھر گھر کی بڑی بوڑھی عورتوں کے ادب سے۔

فضولیوں کی عادت مت ڈالو جھوٹ نہ بولو دغا۔ فریب۔ برائی۔ تکبر بدظنی نہ کرو۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث۔ نیک نمونہ بن کر دکھاؤ۔ خود پسندی اور خود رائی کے پاس تک نہ پھٹکو۔ گھر میں جاؤ تو تمہارے ماسٹروں کی تاکید ہے کہ چندہ جمع کر کے لاؤ۔ گو میں چندے کے معاملہ میں کسی اور رنگ کا آدمی ہوں۔ کیونکہ میں تو سمجھتا ہوں کہ خدا مجھے روٹی دیتا۔ کپڑا پہناتا اور خدا میرے خرچوں کا کفیل ہے اور پھر یہ آخری تاکید ہے۔ کہ کسی کو لا الہ الا اللہ سکھاؤ۔ لئن یھدی اللہ بک رجلا واحدا خیر لک من حمر النعم۔ اگر ایک جان بھی تجھ سے ہدایت پا گئی تو یہ تیرے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

ایک خط کا جواب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ۱۔ دو رکعت سنت فجر کی تاکید تمام روایتوں سے زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ بخاری کی کتاب الحج میں ایک حدیث حضرت ابن مسعود سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزدلفہ میں باوجود جمع صلوٰتین کے مغرب کی سنتیں پڑھیں۔

یہ سنتیں ہیں۔ سفر میں موقع ملے تو پڑھ لیں ورنہ نہ پڑھیں۔ کوئی مشکل معاملہ نہیں۔

۲۔ مسافر مقیم کے پیچھے فرض کی اقتدا کرے تو سنتوں میں اس کو ایسا ہی اختیار ہے۔ جیسے تنہائی میں اختیار ہے۔

۳۔ دو وقت کا کھانا ایک روزہ کا فدیہ ہے۔

۴۔ ضرورت اور مصلحت ہو۔ تو دوا ذائیں اب بھی آپ دے سکتے ہیں۔ مگر ایسا نہ ہو کہ لوگ دھوکہ میں پڑیں۔

۵۔ من یشفع شفاعۃ سیئۃ یکن لہ کفل منہا سوء ایک خطرناک گناہ ہے اس میں سفارش سے بچو۔

نماز میں مزہ ایک شخص نے حضرت کو لکھا کہ نماز میں مزہ نہیں آتا اور آنکھ بند کر کے نماز پڑھوں یا نہ۔ فرمایا مزہ کوئی چیز نہیں۔ جس کے لئے ہم مامور ہوں۔ قرآن کریم یہ نہیں کہتا کہ مزہ اڑاؤ۔ آنکھ کھول کر نماز پڑھنا مسنون ہے۔ انگریز حکام میں بعض انسان پر نہ اٹھنے سے ابتلا آتا ہے اور نہ اٹھنے سے ریا پیدا ہو سکتا ہے ہر مومن کو ضرور ہے کہ ہر ایک امر کا لحاظ رکھے۔ یعنی انگریزوں کی تعظیم کے واسطے اٹھنا کیسا ہے۔

سب کو ساتھ ملاؤ ایک صاحب نے شکایت کی کہ وہاں کے لوگ مخالف ہیں حضرت نے جواب میں فرمایا۔ کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ واللہ مع الصابرین ایک مومن دس کے مقابلہ میں ہو سکتا ہے۔ پس ۱۵ - ۱۵۰ کے لئے کافی ہیں۔ تم کوشش کرو کہ سب تمہارے ساتھ ہو جاویں۔ یہ بڑی آسان عمدہ بات ہے۔ فاوصیک بتقوی اللہ۔ فقد فاز المتقون۔ وان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون۔

بدی کو کس طرح دور کرنا چاہیئے ایک شخص کے خط کے جواب میں حضرت نے فرمایا۔ ادفع بالتی ھی احسن السیئۃ۔ مٹاوے ایسی ترکیب سے۔ کہ وہ خوبیاں رکھتی ہو ہر ایک بدی کو۔ بدی کو دور کرنے کے لئے عمدہ تدابیر کرتے رہو۔ مثلاً بدکار کے لئے دعا کرو جیسے انبیاء کرتے تھے قول موجہ اور دلائل قویہ سے ہر بدکار کو سمجھاؤ۔ اگر مناسب مفید ہو تو اس اعراض کرو۔ ترک سلام کرو۔ حتے کہ مفید ہو تدابیر مناسبہ کے ساتھ پیٹنا سزا دینا جیسے حدود سرقہ و زنا میں وارد ہے مقابلہ ہی دفع بالحسنہ ہے۔ یہ عجیب در عجیب تدابیر سوچنا اور بدی کو دنیا سے یا کسی شخص سے یا قوم سے دور کرنا بڑے صابر و متقی ...... کا کام ہے۔

کم ملنے والے لوگ ایک شخص نے ایک احمدی کی کسی مالی معاملہ میں شکایت کی۔ حضرت نے جواب میں فرمایا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ دولت مند آدمی پھر جو ملے بھی کم (بہت کم ملاقات کرے) اس کی پیری مریدی پر مجھے تو کم اطمینان ہوتا ہے۔ اکثر یہ لوگ اپنا خیال مقدم رکھ لیتے ہیں۔

فرشتے ایک شخص کے خط کا جواب حضرت نے لکھا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ فرشتوں کو اللہ تعالیٰ سکھاتا ہے اور وہ بحکم رحمٰن بندوں کو سکھاتے ہیں۔ بندہ فرشتوں سے بڑھ جاتا ہے اور فرشتہ بندے کا خادم ہو جاتا ہے۔ عائشہ کی مجاست کا کہیں ذکر نہیں صرف آپ کے گھر میں نو برس کی تھیں کہ آئیں۔

خطبہ جمعہ

۱۳ - اگست ۱۹۰۹ء

فرمایا کہ اذان میں اسلام کی پاک تعلیم کا خلاصہ ہے مگر افسوس کہ دن رات باوجود میں پانچ بار یہ ندا سننے کے پھر بھی عام مسلمانوں کو تو جانے دیجیو ان کے لیڈروں کی یہ حالت ہو رہی ہے گدی نشینوں کو دیکھو۔ خواہ کس مذہب کا آدمی ہو۔ اور اس کے اعمال کیسے خراب ہوں لیکن اگر ان کے آگے نذرانہ رکھدے تو بس یہ ان کا عزیز فرزند ہے علماء ہیں تو ان میں مطلق تقوے و خدا ترسی نہیں رہی حتے کہ ان کی درس میں بھی کوئی کتاب خشیتہ اللہ کے متعلق نہیں رہی۔ امراء ہیں تو ان کے نزدیک مذہب محض ملانوں کے لئے ہے وہ بالکل اباحت کے رنگ میں آ گئے ہیں اس کی وجہ زیادہ تر یہ ہے کہ ان کے ہادی خود ان کے محتاج ہیں۔

اس کے بعد آپ نے اذان کا ترجمہ سنایا کہ اللہ اکبر چار بار کہا جاتا ہے گواہی کی حد دو تک۔ ان نہ نام کے ثبوت کے لئے چار کی ضرورۃ ہے پس یہ شہادۃ کس قدر قوی ہے۔ کہ خدا مستجمع جمیع صفات کاملہ تمام قسم کے نقصوں عیبوں سے منزہ ذات سب سے بڑی ہے اب ہم کو دیکھنا چاہیئے کہ ہم کہاں تک خدا کی آواز مخلوق کی آواز پر مقدم کرتے ہیں۔

پھر حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی شہادت ہے کہ ہمارے کام اسکی گورنمنٹ کی ہدایت کے مطابق ہونگے پھر نماز کے لئے آنے کی تاکید ہے افسوس کہ مسلمان بہت کم اس کی پروا کرتے ہیں اول تو نماز پڑھتے ہی نہیں اور جو پڑھتے ہیں تو با جماعت کی پابندی نہیں حالانکہ رسول کریم نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ جب نماز قائم ہو جاوے تو جماعت میں شامل نہ ہونیوالوں کے گھر جلا دوں۔ آج بڑے متقی کی پابندی یہ ہے ہیں مسجد میں آنا ہتک سمجھتے ہیں۔ شاہ عبد العزیز کی مجلس میں ایک شخص داڑھی منڈا بیٹھا تھا کسی نے پوچھا کہ شاہ صاحب کے وعظ کا کچھ اثر نہیں ہوا۔ کہا۔ ہوتا ہے مگر وضعداری اجازت نہیں دیتی کہ نماز پہ آنا فلاح پر آنا یعنے تم مظفر و منصور ہو گے۔

ایک صاحب کے چند سوالات کے جوابات

از حضرت خلیفۃ المسیح

سوالات

۱۔ کیا کوئی غیر مسلم فرمانروا اپنی مسلمان رعایا کے لئے وضع قانون کر سکتا ہے۔

۲۔ کیا کوئی غیر مسلم جج از روئے قانون اسلامی مسلمانوں کے مقدمات فیصل کر سکتا ہے؟ کیا تاریخی اسلامی میں کسی ایسے غیر مسلم جج کی نظیر موجود ہے۔ جو بحیثیت عہدہ مسلمانوں کے مقدمات فیصل کرتا ہو۔

۳۔ کیا مسلمان ہونے کے لئے شرح محمدی کی پابندی لازم ہے؟ اگر ہے تو ان مسلمانوں کی نسبت کیا حکم ہے جن کے معاملات زیادہ تر رواج سے فیصل پاتے ہیں اور جو خود اپنے آپ کو رواج کا پابند ظاہر کرتی ہیں۔

۴۔ مسلمانوں کا ضابطہ تعزیری قریباً بالکل معطل ہے نہ صرف ہندوستان میں بلکہ دیگر اسلامی ممالک میں بھی۔ کیا اس ضابطہ کی پابندی ضروری ہے؟ اگر ہے تو جو مسلمان اس کے پابند نہیں (خواہ اس وجہ سے کہ وہ کسی غیر مسلم بادشاہ کے محکوم ہیں جو اس ضابطے کا پابند نہیں ہے یا کسی اور وجہ سے) ان کے اسلام کی نسبت کیا حکم ہے؟

جواب

مکرم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خاکسار مختصر نویس ہے پس میری کمزوری کو مدنظر رکھیں۔ اور قبل اس کے کہ میں اصل سوالوں کا جواب دوں۔ چند مختصر سے اصول عرض کرتا ہوں جو غالباً کسی اور ثبوت کے علاوہ مذکور ثبوت کے محتاج نہیں اگر ان میں کوئی قابل ہو تو آپ بلا تردد مجھے آگاہ کریں۔

۱۔ قرآن کریم ایک کافی کتاب ہے۔ اس کا ثبوت۔ اولم یکفھم انا انزلنا علیک الکتاب یتلی علیھم۔

۲۔ قرآن مجید۔ مشاہدہ و تجارب صحیحہ و عقل صریح غیر مشوب بوہم و نقل صحیح اور فطرت سلیمہ کے خلاف۔ (ثبوت۔ لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ اور بار بار افلا تعقلون۔ اور بار بار۔ افلا تبصرون) ہرگز نہیں فرماتا۔

۳۔ قرآن شریف تصریح فرماتا ہے کہ ایمان بڑھتا ہے۔ اور ثبوت۔ فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیھا لا تبدیل لخلق اللہ۔ .... ذلک الدین القیم ولکن اکثر الناس لا یعلمون۔ زادتھم ایماناً۔

۴۔ قرآن کریم مذاہب مختلفہ کو باہم اختلاف تباہ کرنا نہیں چاہتا بلکہ قائم رکھنا چاہتا ہے۔ ثبوت۔ (۱) لا اکراہ فی الدین (۲) افانت تکرہ الناس حتی یکونوا مومنین۔ (۳) ولو شاء اللہ لجمعھم علی الھدی فلا تکونن من الجاھلین۔ ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لھدمت صوامع وبیع وصلوات ومساجد۔ ولیحکم اھل الانجیل بما انزل اللہ فیہ۔ قالت الیھود لیست النصاری علی شیء وقالت النصاری لیست الیھود علی شیء وھم یتلون الکتاب کذالک قال الذین لا یعلمون مثل قولھم۔ یہاں لا یعلمون قابل غور ہے۔

(۵) قرآن فساد فی الارض کو بہت ناپسند کرتا ہے۔ واللہ لا یحب الفساد۔ ثبوت۔ ولا تعثوا فی الارض مفسدین ولا تفسدوا فی الارض۔ قاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین۔ وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین کلہ للہ۔ جیسا کسی کا ظاہر ہو ایسا ہی باطن ہو دیندار پورا دیندار ہو سکے۔

ان قوانین کے لئے بطور اصل الاصول مختصر سامان قرآن کریم میں ہے۔ تفصیل کو۔ اطاعت اولی الامر کے نیچے رکھا ہوا ہے اور اسی پر صحابہ سے لے کر آج تک عملدرآمد اسلامیوں کا ہے۔

ہر ایک مسلمان کے لئے اطاعت اللہ و اطاعت الرسول و اطاعت اولی الامر ضروری۔ اگر اولی الامر صریح مخالف فرمان الٰہی اور فرمان نبوی کی کرے تو بقدر برداشت مسلمان اپنی شخصی و ذاتی معاملات میں اولی الامر کا حکم نہ ماننے یا اس کا ملک چھوڑ دے اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ صاف نص ہے۔ اولی الامر میں حکام و سلطان اول ہیں اور علماء و حکماء دوم درجہ پر ہیں۔

میں نے سابق ذکر کیا ہے کہ ایمان کا ادنے مرتبہ اور اس کے اوپر ایمان قسم قسم کی ترقی کرتا ہے اس لئے جو لوگ صرف لا الہ الا اللہ کہتے ہیں اور دل سے مانتے ہیں وہ ایک حد کے مسلمان ہیں اور جو لوگ نماز کے پابند ہیں وہ ان سے بڑھے ہیں اور جو زکوٰۃ و روزہ و حج کے بھی پابند ہوئے وہ اور بڑھے۔ علی ہذا۔ اللہ تعالیٰ ہی المومن ہے کیونکہ المومن المھیمن نص قرآنی ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و بارک بھی۔ جبرائیل اور خلفائے راشدین اور تابعین اور آپ بھی کیا سب مساوی الایمان۔ نہیں اور ہرگز نہیں۔ ان افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض والوں کے لئے یہ سزا ہے جیسے فرمایا۔ فما جزاء من یفعل ذالک منکم الا خزی فی الحیٰوۃ الدنیا ویوم القیامۃ یردون الی اشد العذاب۔

آپ مسلمانوں کو دیکھ لو۔ لڑکیوں کے حصہ نہ دئے۔ وہاں خلاف ورزی پر ھذا ابا ھینا موجود ہے اور یہاں ہم مشاہدہ کرتے ہیں مسلمانوں کے لئے بھی وہی ضرورتیں ہیں جو سارے جہان کے لئے قدرت نے رکھی ہیں۔ مسلمانوں کے لئے وہی سامان انجاح مرام کے لابد ہیں جو تمام مخلوق کے لئے لابد ہیں۔ الٰہی فضل کو کوئی اگر ایک شخص اکیلا رہ کر حاصل کرنا چاہے۔ تو صرف وہی فضل لے سکتا ہے۔ جو اکیلے انسان کے لئے ہیں۔ مثلاً ایک شخص۔ حسد۔ طمع اور کسل کو اگر ترک کر دے تو تارک طمع و تارک حسد و تارک کسل کے لئے صرف وہ انعامات مل سکیں گے۔ جو ان رذائل کے ترک کے لئے وابستہ ہیں۔

اگر تہجد گزار۔ پابند صوم و صلوٰۃ تارک رذائل مذکورہ شادی نہ کر کر تندرست بی بی حاصل نہ کرے اولاد کا طالب ہو تو اسے اولاد ہرگز نہ ملے گی۔ پھر اگر تندرست آدمی تندرست بی بی سے تعلق پیدا کرے تو گو وہ صلوٰۃ و زکوٰۃ و صوم و تہجد کا تارک ہو۔ ہر ایک قسم کے طمع۔ حسد۔ کسل کا مرتکب ہو۔ اولاد سے متمتع ہو گا۔ اسی طرح برادری میں عزت و اکرام اور ملک کے اقوام میں اعزاز و احترام اور حکام کے حضور قابل انعام وہی ہے جو ان قواعد و احکام کی پیروی کرے جن سے یہ مرادیں حاصل ہو سکتی ہیں۔

مکرم من! ہزاروں امور قومی سلطنت۔ قومی حکومت کے ساتھ وابستہ ہیں۔ جب تک وہ نہ ہو ہرگز ہرگز صوم و صلوٰۃ سے پورے نہیں ہو سکتے۔

مثلاً چوری کا معاملہ۔ چور کی سزا۔ زانی کی سزا۔ ڈاکہ مارنیوالے مرتد کی سزا۔ وغیرہ۔ یہ امور سلطنت کے ساتھ وابستہ ہیں۔ مثلاً ایک نمازی کا ہاتھ کہنی تک کٹ گیا تو اب کیا وضو کے وقت اس کا ہاتھ جو کٹ گیا ہے۔ دھونا ضروری ہے۔ ہرگز نہیں لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا۔

تعزیری احکام کے ہم ذمہ وار نہیں ہو سکتے۔ قرآن شریف میں اسکی نظیر کو آپ دیکھیں۔ حضرت یوسف نبی ہیں ان کی اقتدا ہمیں کرنا ہے ان کے بیان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ما کان لیاخذ اخاہ فی دین الملک۔ یہاں صاف ذکر ہے کہ یوسف علیہ السلام قانون سلطنت فراعنہ مصر کے ماتحت تھے۔ جناب یوسف علیہ السلام اس قانون کی خلاف ورزی نہ کر سکتے تھے۔ اور نہ کرتے تھے۔ ما کان لیاخذ اخاہ فی دین الملک کا فقرہ قابل توجہ ہے۔

پس کیسا ظاہر ہے کہ ایک مسلمان پولیس مین کو کس طرح پابندی قوانین گورنمنٹ کی ضروری ہے۔ عام اہل اسلام عدم سلطنت کے وقت احکام سلطنت اسلام کے ہرگز ذمہ وار نہیں۔ یہ تکلیف ما لا یطاق ہے۔ ہاں سلطنت اسلام کے ہوتے وقت اگر حکومت قرآن شریف و احادیث صحیحہ یا فتوے ائمہ کے خلاف کرے۔ تو اس کے لئے وہی احکام ہیں۔ جو سلطان ترک اور خلیفہ عباسی اور امیر ہسپانیہ کے لئے ترک حج۔ اور ایک مولوی صاحب کے ترک زکوٰۃ اور عامۃ اہل اسلام خصوصاً فقراء اہل تکیہ کے لئے ترک صوم و صلوٰۃ یا

عام نوجوانان گورنمنٹ گریجوایٹ بیباکی سے احکام میں۔

بلکہ یون کہیے۔ کہ من قتل مومنا متعمدا فجزاءہ جھنم اور قتل المومن کفر کی نص کے بعد دلاوران علی مرتضےٰ اور بہادران امیر معاویہ کے لئے فتوے ہو سکتا ہے۔

۷۔ قرآن کریم کے رو سے تعامل اہل اسلام جیسے شریعت احکام ہے اس کے تواتر سے ہم نے مشترکہ حصہ صوم و صلوٰۃ و زکوٰۃ اور حج کو ضروری اور لابدی سمجھا۔ ایسا ہی اس کے خلاف کو ہم برا یقین کرتے ہیں۔

اب ان چند مختصر عرائض کے بعد گذارش ہے غیر مسلم فرمانروا مسلمان نہیں اور نہ قواعد اسلام کا پابند ہے پس اس کو اپنی رعایا کے لئے قوانین بنانے سے کون روک سکتا ہے۔

ایسے فرمانروا ایسے قانون بنا سکتے۔ کیا۔ بناتے ہیں یہ واقع و مشاہدہ۔ اس کو کون باطل کر سکتا ہے۔ پھر صحابہ کرام حبشہ کو ہجرت کر کے عیسائی بل مسیحی سلطنت کے ماتحت رہے کبھی نہ کہا کہ ہمارے لئے آپ کے قواعد کی پابندی ضروری نہیں۔ صحابہ کرام اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مکہ معظمہ میں تیرہ برس رہے قوانین شہر کے رو سے صدہا بت مسجد مکہ میں تھے اور آپ وہاں وحدہ لاشریک کی عبادت باوجود موجودگی اصنام فرمایا کرتے۔ مگر خلاف ورزی کسی ایسے قانون کی نہ کی۔ جو آپ کے بالکل خلاف تھا آخر ان کے قوانین سے جب تنگ آ گئے۔ تو اس شہر کو چھوڑ دیا بلکہ حبشہ کے مہاجروں سے ایک نے شراب خوری کی اور آخر مسیحی ہو گیا مگر ان مسلمانوں نے اس کو اپنے قوانین کے نیچے نہ کیا۔

اصل سر ہجرت کا یہی ہے کہ حبشہ کی ہجرت کو ہم مذہبی طور پر مسیحی سلاطین کی ماتحتی کا ایما جانتے ہیں اور کس طرح اس سلطنت کے ماتحت ان مسلمانوں کو رہنا چاہیئے اس کے لئے سبق اعتقاد کرتے ہیں۔ ہاں اگر مسلمان ایسے تنگ کئے جاویں جیسے کہ مکہ میں کئے گئے تو ان کے لئے یہاں زیادہ امن کی جگہ یقین کر کے ہجرت کرنا ہوگا یہی طریق انبیاء کا ہے۔ جن کی اقتداء کا ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ارشاد ہوا۔ فبھداھم اقتدہ۔

موسےٰ علیہ السلام نے فرعون کے حضور درخواست دی۔ ان ارسل معنا بنی اسرائیل ولا تعذبھم ۔ یہی آخری علاج ذکا کا ہے نہ غدر۔ بلکہ اگر ہم غور سے دیکھیں تو مکہ معظمہ کی حکومت قریباً سکھوں کی سی حکومت تھی۔ اور ابتداءً مدینہ طیبہ کی حکومت جمہوری تھی۔

۲۔ غیر مسلم ریج جب فرمانروا کی طرف سے ہے تو حقیقۃً فرمانروا ہی ریج ہے اور اگر فرمانروا کی طرف سے نہیں۔ بلکہ پنچایتی طور پر ہے۔ تو بھی جائز ہے اگر ضرورت پڑے آپ غور فرماویں۔ حضرت یوسف علیہ السلام حبس بیجن۔ بضرورۃ بادشاہ کو خود منصف اپنے اس معاملہ کا فرمایا جس کے ماتحت بھیجے والے تھے۔ اور صاف فرمایا۔ ارجع الی ربک فسئلہ ما بال النسوۃ التی قطعن ایدیھن ۔ ان ربی بکیدھن علیم۔

۳۔ شرح محمدی نام ہے۔ قرآنی احکام۔ نبوی فیصلے۔ خلفاء راشدین و صحابہ کے عملدرآمد۔ بلکہ ائمہ دین۔ مثلاً ابوحنیفہ۔ ابویوسف محمد۔ زفر۔ حسن وغیرہ کے فیصلہ جات کا۔ آپ غور کریں فتاوے عالمگیری۔ قاضی خان بلکہ ہدایہ کے۔ مقدمات دیوانی و فوجداری اور کل قوانین مناسب۔ وہاں کے ازہزار ہی قرآن و حدیث کا ذکر نہیں آتا۔ میونسپلٹی اور سیاست مدینہ کے قواعد کو چھانا جاوے تو غالباً سارا کا سارا عرف پر مبنی ہے اور فوجی قوانین پر تو خاص کتاب مسلمانوں کی میں نے نہیں دیکھی۔ ممکن ہے۔ کہ ہو مگر مجھے یقین ہے کہ اس میں قرآن و حدیث کا ذکر بطور تبرک ہو تو ہو۔ ائمہ دین مثلاً ابوحنیفہ۔ شافعی۔ مالک۔ احمد۔ بخاری کا ذکر بھی انشاء اللہ تعالیٰ نہ ہوگا۔ ان سے صاف پتہ لگتا ہے۔ کہ ان امور میں آزادی۔ وقتی ضرورت عرف سے کام لیا گیا ہو۔

سراج الاخبار جہلم

مورخہ ۲۳ نومبر ۱۹۰۹ء میں چند معترضات علاقہ چکوال کے احمدیوں کے متعلق چھپے ہیں۔ میں ان غلط فہمیوں کا ازالہ جو دیدہ و دانستہ پھیلائی گئی ہیں۔ نہایت مختصر تحریر میں کرنا چاہتا ہوں۔ اول یہ کہ مسیح موعود کے بعد ہی ان کے نشانات برابر ظاہر ہو رہے ہیں اور ہر میدان میں اللہ تعالیٰ ان کی جماعت کو مظفر و منصور کر رہا ہے اور احمدیوں کی تعداد بڑھ رہی ہے جس کا اندازہ ان خطوط سے ہو سکتا ہے جو روزمرہ بیعت کیلئے آتے رہتے ہیں۔ عنقریب ایسے بیعت کنندگان کا سلسلہ اخبار میں شروع ہوگا اور یہ تو نامہ نگار خود مانتا ہے کہ علاقہ چکوال میں جو قدیم سے اپنے مذہب پر چلے آتے ہیں ان میں سے کئی احمدی ہو رہے ہیں۔ چنانچہ خاص چکوال میں پچھلے سال دو تین آدمی احمدی تھے اب خدا کے فضل سے دس بارہ آدمی ہیں بلکہ مولوی کرم الدین کے وعظ کے بعد بھی کچھ لوگ اس سلسلہ کی طرف متوجہ ہوئے ہیں۔

دوم۔ نامہ نگار معترض ہے کہ ایک مرزائی مر گیا ہم نے اس کا جنازہ مرزائیوں کو نہ پڑھنے دیا بلکہ خود پڑھا۔

حملہ بر خود مے کنی اے سادہ لوح۔ جناب ذرا سوچئے تو سہی اس میں آپ کی کیا بہادری ہوئی۔ جب احمدی آپ کے نزدیک اپنے عقیدہ آپ کے علماء کے فتوے کے مطابق کافر ٹھہرے تو اس احمدی کا جنازہ آپ پڑھ کر اپنے علماء کی نگاہ میں کافر ٹھہرے ہمارا کیا گیا۔ جنازہ تو ایک دعائے مغفرت ہے۔ جب آپ لوگ مانع ہوتے تو احمدی جماعت نے بہت اچھا کیا (اور یہ ان کی امن پسندی اور سلامت روی کی دلیل ہے) کہ جنازہ غائب پڑھ لیا۔

سوم۔ آپ افغانستان کے دو شخصوں کا ذکر کرتے ہیں کہ جو کچھ سے ایک احمدی سے سو روپیہ وصول کیا۔ سو جناب وہ آپ ہی کے بھائی یعنی حنفی تھے۔ دینے والے کو تو ثواب اس کے نیت کے مطابق مل گیا۔ اور اگر کہو کہ وہ احمدی تھے۔ تو پھر اعتراض لغو ہے۔ سید نادر علی شاہ صاحب اپنے بھائیوں کی مدد کی۔ اچھا کیا۔ "مرزائی اندھا دھند" خوب! آپ کے اس فقرے سے ثابت ہے کہ احمدی کیریکٹر کی خوبیوں کے قائل آپ بھی ہیں۔

چہارم۔ آپ نے اس بات کا تمسخر اڑایا ہے کہ ایک معزز احمدی نے نماز عید کے لئے ادہر ادہر آدمی دوڑائے حالانکہ یہ بڑی قابل تعریف بات ہے کیا آپ تین آدمی کو جماعت نہیں سمجھتے حسب حدیث ما فوق الاثنین جماعۃ" کہ آپ ہنسی اڑاتے ہیں۔ نماز مولوی غلام محی الدین صاحب نے پڑہائی۔ یہ غلط ہے کہ وہ مقتدی تھے۔

پنجم۔ یہ کہ کوئی مرزائی مولوی کرم الدین صاحب کے مقابلہ میں نہیں آیا۔ یہ غلط ہے کیونکہ وعظ کے اعلان یا اشتہار میں کبھی کسی احمدی کو چیلنج نہیں کیا گیا۔ بلکہ احمدیوں نے کرم الدین کو چیلنج دیا۔ جس پر مولوی صاحب موصوف نے کہا کہ مسیح علیہ السلام کی وفات کا مسئلہ غیر ضروری ہے۔ میں اس مسئلہ میں بحث نہیں کرنا چاہتا۔ اس بات میں خود غیر احمدیوں نے مولوی کرم الدین کی مخالفت کی غیر جب مولوی نے شرائط کو منظور نہ کیا۔ تو ان کو لکھا گیا کہ آپ یہ بتلائیں کہ حیات و وفات مسیح کا مسئلہ غیر ضروری ہے اور میں قرآن شریف سے حیات ثابت نہیں کر سکتا۔ اس کا تعلق عیسائیوں سے ہے۔ جو مسیح کو وفات شدہ مانتے وہ بھی مومن رہتا ہے۔ تو ہم دعاوی حضرت مسیح موعود کے متعلق بحث کریں گے۔ یہ خط لینے سے مولوی کرم الدین نے انکار کیا بلکہ حامل رقعہ کو سخت سست کہا۔ جس پر وہ واپس چلا آیا۔ مولوی کرم الدین نے یہ بھی کہا کہ میں تمہارے مرزے سے مباحثہ کر چکا ہوں حالانکہ صحیح یہ ہے کہ مقدمہ کر چکے ہیں اور اس کا انجام بھی آپ کو معلوم ہے کہ آخری فیصلہ کیا ہوا۔

ششم۔ بارہا یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ جب ہم کہتے ہیں۔ کہ مسیح موعود نبی تھے تو اس سے مراد صرف یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کثرت کے ساتھ ان کے ساتھ مکالمہ مخاطبہ کرتا رہا۔ (الحکم)

المفتی

۲۱۰ لڑکیوں کو وراثت

(سوال) جو شخص لاولد بلا رضامندی بیویان وصیت جائداد منقولہ و غیر منقولہ بنام دختر زندہ بااولاد جو اپنے گھر میں آباد ہو و دیگر دختر و داماد فوت شدہ کے پسران کے نام یعنے نواسگان کے نام کرے۔ قرآن شریف میں خداوند کریم کا کیا حکم ہے۔

جواب از حضرت امیر المومنین۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ اس زمانہ میں ورثہ کے متعلق مسالہ پوچھنا میرے جیسے انسان کو تعجب میں ڈالتا ہے۔ کیونکہ جس ضلع میں پہلے رہتا تھا۔ وہ ضلع بنام شاہ پور مشہور ہے۔ وہاں لڑکیوں کو علے العموم خاندانی علما تک کوئی حصہ وراثت کا نہیں دیتا۔ پھر جہاں لڑکیاں وارث ہی نہیں قرار دی جاویں۔ وہاں لڑکیوں کا باپ زندگی میں بھی کچھ نہ دے۔ تو ان لڑکیوں پر کس قدر ظلم ہوا آپ کی اگر لڑکیاں ہیں۔ تو آپ سوچ لیں۔

وارث کے حق میں شریعت اسلام وصیت کرنا جائز قرار دیتی ہے۔ مگر باپ بلا وصیت ان کو دیوے تو وہ جائز ہے آپ اس معاملہ میں سوچکر قدم رکھیں یہ زمین و مال ساتھ نہ دیگا تم اکیلے معہ اپنے اعمال کے جواب دہ ہو گے۔ ہمیں تو یہ لوگ فتوے دیتے ہیں اور خود لڑکیوں کو وراثت دینے میں قرآن کریم کے مخالف ہیں۔ اللہ تعالےٰ رحم فرماوے۔ آمین والسلام۔ نور الدین۔ مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۰۹ء

۲۱۱ آنہ فنڈ

ایک صاحب نے دریافت کیا کہ آجکل گورنمنٹ نے یہ قاعدہ مقرر کیا ہے کہ ملازمین سے ایک آنہ فی روپیہ تنخواہ سے ماہ بماہ کاٹا جاوے پھر سود ساتھ ملا کر اکٹھا دیا جاوے تو کہ لوگ مالی مشکلات سے بچے رہیں۔ کیا اس کا لینا دینا جائز ہے حضرت امیر المومنین نے فرمایا۔ گورنمنٹ اپنے قواعد میں تمہارے ماتحت نہیں۔ جو کاٹے کٹواؤ۔ پھر جو دیوے لو۔

۲۱۲ کیا پاؤں کا دہونا ضروری ہے

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا قرآن کریم ارشاد فرماتا ہے

اذا قمتم الی الصلوۃ فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا برؤسکم وارجلکم۔

ارجلکم یقرء بالنصب کیونکہ یہ معطوف علی الوجوہ والایدی الی فاغسلوا وجوھکم وایدیکم وارجلکم اس طور کا عطف عرب میں بلا کسی خلاف کے جائز رکھا ہے اور سنتہ نبوی نے اسکی توضیح کر دی ہے کہ وضو کے ساتھ پاؤں کا دہونا فرض ہے۔ اور بعض روایات میں ارجلکم میں لام پر زیر ہی پڑا ہے اور مبتدا بنا کر اس کی خبر محذوف نکالی ہے مغسولۃ مگر یہ قرأت شاذ ہے۔ اور جر کے ساتھ بھی اکثر قرأت ہیں۔ اس میں دو وجہیں ہیں۔ ارجلکم کو معطوف علی الرؤس بنایا ہے۔ اعراب میں اور حکم مختلف ہے۔ رؤس ممسوح ہیں اور رجل مغسول ہیں ایسے اعراب کو اعراب الجوار کہتے ہیں یہ عربی کثرت سے ہے۔ کوئی منع نہیں اور قرآن کریم میں بھی کثرت سے واقع ہے۔

۲۱۳ عدت کے اندر نکاح کا ولیمہ

ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح سے دریافت کیا کہ ایک شخص نے ایک بیوہ سیدانی کے ساتھ جس کا کوئی بچہ بھی نہیں ہے عدت کے اندر ہی نکاح کر لیا ہے۔ جماعت احمدی اسے منع کرتی تھی کہ عدت کے دن گذرنے کے بعد شادی کرنی اس لئے جماعت اس نکاح میں شریک نہیں ہوئی اور اسے یہ خوف ہؤا کہ عدت گزرنے پر کسی اور سے شادی نہ ہو جاوے کیونکہ کوئی شخص کوشش کر رہے تھے اب وہ شخص سید۔ مجھے کہتا ہے کہ اگر آپ کہیں تو میں ولیمہ کھلاؤں۔ میں نے کہا کہ مجھے آپ کے ولیمہ کھانے میں تامل ہے کیونکہ آپ نے عدت کے اندر نکاح کر لیا ہے۔ پھر اوس نے کہا کہ حضرت سے دریافت کر لیا جاوے اس کے جواب میں حضرت نے فرمایا۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ عدت کے اندر نکاح کرنا زنا ہے۔ آپ لوگ ہرگز ہرگز ایسے گندے ولیمہ میں شریک نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر رحم فرماوے۔ آمین۔ نور الدین

۲۱۴ غیر احمدیوں سے چندہ لینا اور انکو دینا

ایک صاحب نے دریافت کیا کہ غیر احمدی لوگ اگر کسی دینی و دنیوی عام خیر خواہی کے کام میں چندہ مانگیں تو انکو دیا جاوے یا نہ دیا جاوے۔ حضرت نے جواب میں لکھا۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ میں آپ کے بدل کہتا ہوں۔ کہ ایسے چندے پسند کرتا ہوں۔ بشرطیکہ چندے لینے والے اپنا منصبی فرض ادا کریں۔ لا ینھاکم اللّٰہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین۔ ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروھم ممتحنہ پارہ ۲۸ صریح ارشاد ہے اس پر غور کرلو اور غور کرو یہاں میر ناصر نواب۔ شفاخانہ مسجد وغیرہ کے لئے کفار سے بھی چندہ لیتے ہیں۔ پس کوئی بھی چندہ دے تو لے لو انکا منت کرو۔ ان ابتلا سے بچو۔ نور الدین ۲۳ جولائی ۱۹۰۹ء

دعا مدد۔ برادرم مکرم بابو محمد منظور الٰہی صاحب اپنے بچے کے واسطے جو اس وقت ایک ماہ کا ہے احباب سے صحت و سلامتی اور عافیت کی دعا کے خواستگار ہیں۔ بابو صاحب قبل ازیں اولاد کے متعلق صدمہ خوردہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا اور ان کی اولاد کا حافظ و ناصر ہو۔

مولوی ثناء اللہ صاحب سے استفسار

کوہ منصوری پر مباحثہ ۱۴ و ۱۵ نومبر ۱۹۰۹ء کو درمیان فرقہ احمدیہ و غیر احمدیہ کے تھا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کو دعوت غیر احمدیہ نے دی۔ مگر مولوی صاحب تشریف نہ لائے۔ اس پر ایک تار منجانب ایک شخص غیر احمدیہ اور مولوی صاحب کی خدمت میں بھیجا گیا کہ اب ضرور بضرور تشریف لا دیں مگر وہاں کیا تھا مولوی صاحب موصوف نہ اسے اور نہ آئے۔ خیر مولوی صاحب کی آمد آمد کا انتظار ہر ایک شخص فرقہ غیر احمدیہ کو تھا۔ مگر مولوی صاحب نہ آئے۔ یہ بات تو میں تحریر نہیں کر سکتا کہ وہ کیوں نہیں آئے مگر ہاں جلسہ مباحثہ میں جس قدر مسلمان رہتے تھے ان پر اثر جو کچھ ہؤا ناظرین خود سمجھ گئے ہونگے اول مباحثہ کی تاریخ ۱۳ اور ۱۴ نومبر قرار پائی تھی۔ مگر بہ انتظار مولوی ثناء اللہ صاحب برضامندی فریق بجائے ۱۳ و ۱۴ کے ۱۴ و ۱۵ نومبر مقرر کی گئی۔ مگر مولوی صاحب پھر بھی تشریف نہ لائے۔ جبراً قہراً مباحثہ ۱۴ و ۱۵ نومبر کو ہؤا اور جو کچھ اس کا نتیجہ ہؤا۔ وہ پبلک پر خوب ظاہر ہو گیا ہے۔ ۱۴ و ۱۵ نومبر ۱۹۰۹ء کو مباحثہ ہو گیا اور احمدی جماعت کے آدمی ۱۶ کو قیام کر کے ۱۷ نومبر کو اپنے اپنے گھر چلے گئے ۱۸ نومبر ۱۹۰۹ء کو مولوی صاحب موصوف بھی کوہ منصوری پر تشریف لائے مجھ ایک ناچیز آدمی نے مولوی صاحب کی خدمت میں جاکر عرض کیا مولانا اب اس کی بابت کیا فرماتے ہیں۔ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ اس کا سوال حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے یوم قیامت کو ہو گا۔ تب وہ جواب دیوینگے۔

میں نے عرض کیا کہ وہ تو جھوٹ آپکے خیال کے مطابق بولیں گے کیوں کہ آپ تو ان کا زندہ رہنا اور دوبارہ آنا مانتے ہیں۔ فرمایا کہ عیسےٰ علیہ السلام دوبارہ آکر جب وفات پا جاوینگے اس وقت کے بعد پھر دنیا بگڑے گی اور کوئی شخص بھی خدا کہنے والا نہیں ہو گا۔ پھر قیامت ہو گی اس وقت کا وہ جواب دیوینگے

اب مولوی ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں یہ ناچیز بذریعہ اخبار بدر کے پھر مکرر نہایت ادب کے ساتھ عرض کرتا ہے کہ مولانا صاحب جو کچھ میں نے تحریر کیا ہے فرمایا یا نہیں۔ اس کا جواب مولانا صاحب کی طرف سے آنے پر تصدیق تحریر کر دونگا۔ اگر مولانا صاحب اندر ۱۵ یوم کسی اخبار یا اشتہار کے ذریعہ پبلک کو اطلاع نہ دیں گے تب ان کا وہی قول جو اوپر درج کیا گیا ہے درست تصور کیا جاویگا تاوقتیکہ ۱۵ یوم کے اندر وہ تردید وغیرہ نہ کریں مجھ کو انتظار رہے گی۔ ابرار حسین احمدی منصوری

التوائے جلسہ سالانہ

سال گذشتہ میں سالانہ جلسہ کے موقعہ پر محکمہ ریلوے کے نصف کرایہ کی تخفیف کی منظوری کی وجہ سے بہت سے ایسے احباب خصوصاً دور کے رہنے والے شریک جلسہ ہو سکے۔ جن کا پورا کرایہ ادا کرکے شامل ہونا مشکل تھا۔ امسال بھی دسمبر میں جلسہ کے لئے تخفیف کرایہ ریلوے کی درخواست کی گئی تھی۔ مگر وہ درخواست منظور نہیں ہوئی بلکہ جس قدر سوسائٹیوں اور انجمنوں کی طرف سے دسمبر میں جلسوں کے لئے تخفیف کرایہ کی درخواستیں تھیں وہ سب نامنظور ہوئیں۔ اس کی وجہ خصوصیت سے اس سال دسمبر میں لاہور میں نمائش کا ہونا بھی ہے۔ اور علاوہ ازیں دسمبر میں عام طور پر بھی آمد و رفت بہت بڑھ جاتی ہے۔ پس چونکہ پہلے ہی سے کثرت سے آمد و رفت ہوگی اور تخفیف کرایہ سے یہ آمد و رفت اور بھی بڑھ جانی ضروری ہو اس لئے انتظاماً گورنمنٹ نے اس سال دسمبر میں کسی قوم کے جلسہ پر تخفیف کرایہ منظور نہیں کی۔ سوائے نمائش کے جو ایک قسم کا نیم سرکاری جلسہ سمجھنا چاہیئے اور اس میں بھی نہایت تخفیف خفیف منظور کی گئی ہے۔ یعنے درجہ سوم کے مسافروں کے لئے قریباً آٹھواں یا دسواں حصہ کرایہ کا چھوڑ دیا گیا ہے۔ مگر اس سے علاوہ دسمبر کے جلسہ میں (۷ دسمبر سے ۲۶ دسمبر تک) درجہ اول و دوم و انٹرمیڈیٹ کے لئے خاص رعائتیں ہوتی ہیں۔ پس محکمہ ریلوے نے ان تمام وجوہات متذکرہ بالا کی بنا پر اس سال دسمبر کے مہینے میں جس قدر جلسوں کے لئے درجہ سوم و انٹرمیڈیٹ میں نصف کرایہ کی رعائت کی درخواستیں تھیں انہیں نامنظور کیا ہے۔ چونکہ صرف دسمبر کا مہینہ ہی نصف کرایہ کی رعائت کا مانع ہوا ہے اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح نے اس بات کو پسند فرمایا ہے کہ جلسہ سالانہ بجائے دسمبر کے ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ کے مارچ کے مہینہ انہی تاریخوں کے قریب ہو۔ مارچ میں ۲۴ مارچ سے لے کر ۲۸ مارچ تک پانچ تعطیلیں اکٹھی ہیں یعنے ایک تعطیل بارہ وفات کی اور چار تعطیلیں ایسٹر کی جو جملہ محکمہ جات دفاتر سرکاری وغیرہ میں منظوری کی تعطیلیں ہیں۔

پس ان دنوں میں ملازمین سرکاری بھی اسی طرح جلسہ سالانہ میں شامل ہو سکتے ہیں۔ جس طرح وہ دسمبر میں شامل ہو سکتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کا اس التوا کو پسند فرمانا اس وجہ سے ہے کہ اُس وقت یعنے مارچ میں جلسہ کرنے سے وہ رعائت مل سکیگی۔ جو گذشتہ سال ہمارے جلسہ کے لئے ملی تھی۔ یعنے ایک طرف کا کرایہ ادا کرکے آمد و رفت دونوں ہو سکینگے اور چونکہ ہماری جماعت میں اکثر حصہ غربا اور زمینداروں کا ہے اور یہ بہت ضروری ہے۔ کہ جس قدر زیادہ احباب ممکن ہوں سالانہ جلسہ میں شامل ہوں اس لئے مناسب سمجھا گیا ہے کہ جلسہ ایسے وقت میں کیا جاوے۔ کہ جب کرایہ کی رعائت مل جاوے۔ تاکہ جماعت کا اکثر حصہ جو غربا اور ضعفا ہیں اس میں شامل ہو سکے۔ علاوہ بریں صاحب استطاعت کرایہ کی رعائت سے فائدہ اٹھا کر وہی روپیہ کسی انجمن کے اور مفید اغراض میں بطور مدد دے سکتے ہیں۔ بلکہ سالانہ جلسہ کے اخراجات کا بہت سا حصہ اس طرح پر نکل سکتا ہو چونکہ آخیر مارچ میں زمینداروں کے شامل ہونے میں بھی کوئی امر مانع نہیں اور فصل ربیع کی کٹائی میں قریباً تین ہفتے اس وقت باقی ہوں گے۔ اس لئے بظاہر یہ موقعہ ایسا ہے کہ اس میں ہر درجہ و طبقہ کے احباب شامل ہو سکتے ہیں۔ آیندہ غیب کا حال تو اللہ تعالےٰ ہی جانتا ہے۔ بعض اور فوائد بھی ماہ مارچ میں جلسہ کرنے میں ہیں۔ مثلاً دسمبر میں سخت سردیوں کی وجہ سے ایک طرف مہمانوں کے بڑے بڑے بستر ساتھ لانے کی مشکلات پیش آتی ہیں اور دوسری طرف اس جگہ بھی مکانوں کے لئے مشکلات پیش آتی ہیں اور بہت سا روپیہ صرف کرنے کے باوجود مکان کا ٹھیک انتظام نہیں ہو سکتا یا رج میں کھلا موسم ہونے کے سبب سے جب نہ زیادہ سردی ہوگی اور نہ ابھی گرمی شروع ہوئی ہوگی۔ اس قسم کے مشکلات امید ہو پیش نہ آئیں گے اور ایک یہ بھی فائدہ ہے۔ کہ دسمبر میں سخت سردی اور چھوٹے دن ہونے کی وجہ سے بہت تھوڑا کام ہوتا ہے۔ صبح دس گیارہ بجے تک سردی کی شدت کی وجہ سے کام نہیں ہو سکتا۔ اور رات کو بھی اجتماع ہونا مشکل ہوتا ہے۔ مارچ میں چونکہ موسم نہایت معتدل ہوگا۔ اور دن بھی نسبتاً لمبے ہوں گے اس لئے دو دن میں اتنا کام ہو سکیگا جو دسمبر کے چار دنوں میں ہو سکتا ہے پس بظاہر یہ التوا ہر طرح سے مفید ہی معلوم ہوتا ہے۔ والعلم عند اللہ۔ اس اعلان کا منشا یہ نہیں ہے کہ دسمبر کے موقعہ پر جو احباب آنا پسند کرتے ہیں وہ نہ آویں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے مہمانوں کی آمد و رفت تو ہر روز ہی ہوتی ہے۔ اور پھر تعطیلوں کے دنوں میں ملازمین خصوصیت سے آجایا کرتے ہیں جو احباب چاہیں۔ وہ دسمبر میں آویں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کے کلمات اور بابرکت صحبت سے مستفیض ہوں۔ اعلان کا منشا صرف اسی قدر ہے۔ کہ سالانہ جلسہ بجائے دسمبر کے مارچ میں ہوگا اور یہ ضروری ہوگا کہ اس جلسہ میں جس قدر زیادہ احباب ممکن ہوں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ کیونکہ ایسا اجتماع خاص برکت کا موجب ہوتا ہے والسلام

محمد علی سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۹ء

مسلمانوں پر منہ آتا

ریاست پٹیالہ کی گرفتاریوں اور دیگر واقعات نے آریہ سماج کو اپنی پوزیشن صاف کرنے کا ضرور متنبہ بنا دیا تھا اور یہ ضرورت لاہور کے پچھلے سالانہ جلسوں میں دونوں پلیٹ فارموں سے اچھی طرح پوری کی گئی۔ لالہ لاجپت رائے صاحب نے اپنے لیکچر میں آریہ سماج کے پولٹیکل باڈی نہ ہونے پر جو بحث شروع کی تھی اسے لالہ منشی رام جی نے اپنی تقریر میں ختم کیا اور مختلف دلائل وبراہین سے گورنمنٹ کو سماج کے غیر پولٹیکل ہونے کا یقین دلایا اس امر کا فیصلہ کرنا گورنمنٹ اور اس کے انتظامی حکام کا منصب ہے کہ دونوں معزز لیکچراروں کے دلائل کس حد تک قابل تسلیم اور سماج کی پوزیشن صاف کرنے والے تھے لیکن ہم بہت ممنون ہوتے اگر لیکچرار صاحبان غریب مسلمانوں کو اس موقعہ پر اپنی تلطف عنایت سے محفوظ رکھتے اور ان کا تذکرہ درمیان لائے بغیر اپنی وفاداری سرکار کے دلائل مکمل کر لیتے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ ایک "خالص مذہبی" اور بقول لیڈران سماج "بالکل غیر سیاسی جلسہ" کے لیکچروں میں بھی مسلمانوں پر منہ آگیا اور لالہ منشی رام جی نے سماج کی موجودہ مشکلات کو مسلمانوں اور عیسائیوں وغیرہ کی اندرونی مخالفت سے منسوب کرنے کے علاوہ اہل اسلام پر ان فقرات میں خاص مہربانی فرمائی۔ کہ جبکہ ہمارے دل میں صرف دھرم کا خیال ہے۔ جبکہ ہماری منزل مقصود صرف دھرم ہے۔ تو ہمیں کسی غلط فہمی کا جو ہمارے برخلاف پھیلائی جاوے خوف نہیں ہو سکتا۔ اگر آریہ سماج دنیاوی بادشاہتوں پر لات مار کر مذہبی کا راج" پھیلانا چاہتا ہے ...... تو اس کے ممبروں کی یہ ہتک ہے۔ کہ وہ صرف یہ یقین دلانے کے لئے ہاتھ جوڑیں۔ کہ ہم نمک حلال ہیں۔ آریہ سماج کی پاک اور صاف زندگی ہی اس کے حق میں بہترین گواہی سمجھی جانی چاہیئے۔ ہاتھ جوڑنے کی ضرورت ان کو ہے۔ جن کو ایران روم و کابل کا گھمنڈ ہے۔ صرف انہی کو اپنی نمک حلالی کا ثبوت دینے کے لئے قسمیں کھانی چاہیئیں۔ یہ مسلمانوں پر لالہ منشی رام کی عنائت مبذول ہوئی ہے۔ لیکن کیا کبھی مغرور اور گھمنڈی آدمی کسی کے آگے ہاتھ جوڑا کرتا ہے۔ مغروری کی تو تعریف ہی یہ ہے۔ کہ اسے اپنی طاقت کا زعم ہو۔ اور اس زعم میں وہ کسی کو اپنے روبرو موجود نہ سمجھے پس اگر اہل اسلام کو بقول لالہ صاحب موصوف "ایران و روم و کابل کا گھمنڈ" ہے تو وہ گھمنڈی جماعت ہاتھ کس لئے جوڑتی ہے۔ کیا غرور اور خوشامد دونوں ایک جگہ جمع ہو سکتے ہیں۔ اگر یہ اجتماع ضدین کسی نامعلوم ترکیب سے لالہ صاحب کے نزدیک ممکن ہے تو خیر ورنہ ان کا ایک پوائنٹ ضرور غلط ہوگا۔ رہا سماجی بھائیوں کا وفاداری کا یقین دلانے کو اپنی ہتک سمجھنا۔ اسے رفتار زمانہ پر چھوڑتے ہیں

(وکیل)

قادیان کے مہاجر اور مخالف مولوی

ہزاروں نیم جاں در پر ترے اے یار بیٹھے ہیں — پریشاں دل اسیر کاکل خمدار بیٹھے ہیں
شہید تیغ ابرو کشتۂ دیدار بیٹھے ہیں — گنوا کر تیری خاطر اپنا سب گھربار بیٹھے ہیں
ہے بڑھ کر ظل طوبےٰ سے تری دیوار کا سایہ — بزنگ ساکنان خلد یہاں حضار بیٹھے ہیں
فزوں تر باغ جنت سے ہے تیرا مرقد عالی — بسان عندلیبان چمن زوار بیٹھے ہیں
غم فرقت نے گھائل کر دیا ہم خستہ جانوں کو — ترے در پر مسیحا سینکڑوں بیمار بیٹھے ہیں
خدا جانے کہ کیوں پیک اجل نے دیر کی اتنی — جو آنا ہو تو آجائیں یہاں طیار بیٹھے ہیں
ہوا ہے گلستان قادیاں اب لالہ زار اپنا — جدھر دیکھو وہیں پر عاشق خونبار بیٹھے ہیں
نوائے غم سرود بلبلان باغ ملت ہے — ہر اک سو نغمہ سنج حزن موسیقار بیٹھے ہیں
طرب انگیز ہے ہر اک صدا بزم محبان میں — کہیں ہے بادہ عرفاں کہیں میخوار بیٹھے ہیں
حریم قادیاں ہی ہند میں اب کہف و مامن ہے — مقابل میں شریروں کے وہاں اخیار بیٹھے ہیں
نہیں عظمت کی کچھ خواہش نہ زر کی احتیاج انکو — فقط اصلاح کی خاطر وہاں دیندار بیٹھے ہیں
وہ جسکے ورنے اس میں کیا تھا پھر ظہور اپنا — اسی کی روشنی سے سب پر از انوار بیٹھے ہیں
نہیں دشمن کا کچھ کھٹکا نہ خوف راہزن انکو — جو اس قدوس کی صحبت میں دن دو چار بیٹھے ہیں
ہمارے حامیان دین کرینگے جنگ اب حق سے — خدا کے دوستوں سے برسر پیکار بیٹھے ہیں
شریروں سے محبت ہے بدوں سے انکو الفت ہے — تعجب ہے کہ پاکوں سے سدا بیزار بیٹھے ہیں
جہاں شیدائیان دین احمد دیکھ لیتے ہیں — اٹھا کر انگلیاں کہتے ہیں وہ کفار بیٹھے ہیں
ادھر ہے فکر ان کو ہر گھڑی کافر بنانے کی — غم ایماں سے ان کے ہم ادھر لاچار بیٹھے ہیں
عجب ہے یہ دل محزوں کہ جن کے غم سے مضطر ہے — وہی پامال کرنے کو ارے طیار بیٹھے ....ہیں
ذرا سی انتظار ان کو ہوئی وہ بھی میری خاطر — مگر ہم ہیں کہ ان کی رہ میں سو سو بار بیٹھے ہیں
سچائی ماننے میں وہ کہاں تک ہے برابر ہوں — ادھر ہے مستی غفلت ادھر ہوشیار بیٹھے ہیں
کہاں تک حوصلہ اپنا دکھائیں گے وہ ہرجائی — یہاں ثابت قدم اور استقامت کار بیٹھے ہیں
تعلق ہے نہ کچھ ہم کو کسی کی بادہ مستی سے — ہم اپنا جام کوثر پی کے خود سرشار بیٹھے ہیں
تمنا ہے یہی دل میں کہ ہو اسلام کی رفعت — محمدؐ کے غلاموں میں شر بار بیٹھے ....ہیں
عدوان نبی سے چھڑ رہی ہے جنگ اب اپنی — بہت کھائے ہوئے سینہ میں ہم سوفار بیٹھے ہیں
فقط ہے ہاتھ میں اپنے کلام اللہ کا حربہ — عدو گرچہ مقابل میں لئے طومار بیٹھے ہیں
اسی حربہ نے پس پا کر دیا اہل بطالت کو — اسی سے ظالموں پر ہم چلا کر وار بیٹھے ہیں
بھلا جیتیں گے کیونکر ہم سے وہ باطل کے شیدائی — لگا کر بازی سبقت جو ہمت ہار بیٹھے ہیں
شہادت دے چکے قرآں سے اپنے زعم باطل پر — نہ سوچا یہ کہ پہلو میں اولو الابصار بیٹھے ہیں
ہوئی ہر بات میں پردہ دری انکی تعجب ہے — کہ کس برتے پہ اب تک وہ کئے انکار بیٹھے ہیں
بہت سے قابل نفرت ہوئے ظاہر عمل ان کے — اٹھا کر شرم دل سے اپنو شرم مجرم وار بیٹھے ہیں
ہمارے مولوی صاحب ہیں یا بگلا بھگت ہیں وہ — نگل کر مچھلیاں پانی پہ بوتیمار بیٹھے ہیں
اگر پیدا نہ ہوتے اس زمانہ میں تو بہتر تھا — کہ اہل حق کی مسند پر یہ ناہنجار بیٹھے ہیں
حیات ابن مریم کے خیال مشرکانہ سے — بغل میں عیسویت کے کھلے انصار بیٹھے ہیں
نہ بچنے دیں گے ہم اس کو یہی منشا ہے غیرت کا — کہ بیشک ہم رسول اللہ کے غمخوار بیٹھے ہیں
الٰہی دشمنان دین احمد سے بچا ہم کو — کہ ابراہیم کی ملت سے پھر کر خوار بیٹھے ہیں
جلا کر خاک کر دے اے خدا ایسے شریروں کو — کہ در پردہ مسلمانوں میں یہ کفار بیٹھے ہیں
تو ناصر ہو ہمارا ان شریروں کے مقابل میں — سہارے پر تیری رحمت کے اے غفار بیٹھے ہیں
خدایا تیری نصرت ہو تو ہو ہم کو ظفر حاصل — گھرے ہیں دشمنوں میں ہم تہ تلوار بیٹھے ہیں
جو تو چاہے لگا دے اپنی کشتی اب کنارہ پر — بھنور میں پھنس رہے ہیں اور سر منجدھار بیٹھے ہیں

خدایا قلزم دنیا سے ہم کو پار کر دینا
مبارک کی طرح کاہل بہت سے یار بیٹھے ہیں۔

خاکسار مبارک سیالکوٹی

بدر خواتین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ معظم و مکرم برادر مفتی صاحب اللہ تعالیٰ کے افضال ورحم ہوں آپ پر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد از انتظار شدید چند ضروری عرضیں ہیں۔ امید کہ جواب باہرکت سے مستفیض فرمایا جاویگا۔ مستورات کی طرف سے چندہ وصول ہو رہا ہے یہ تحریک سرسبز ہو جاتی تو آپ بھی ہماری طرف سے سرخرو ہو جاتے باہر کی نیک خواتین میں تو عملی طور سے ثابت ہو رہا ہے کہ وہ بدر کا خاص اشتیاق رکھتی ہیں۔ مگر قادیان کی نیک بخت خواتین چندہ دینے میں سستی تو کہیں رہی اب جلسوں میں بھی دلچسپی سے حصہ نہیں لیتیں۔ جس کا مجھے بے حد افسوس ہے۔ نیز آپ براہ مہربانی لازمی طور پر کالم مستورات کو دیں اس سے پہلے تو آپ پورا صفحہ عورتوں کے لیئے رکھتے تھے مگر جب سے عرض کیا گیا ہے کہ بدر میں مستورات کا ہی حصہ ہو۔ آپنے وہ کالم ہی اڑا دیا۔ کبھی جگہ نکل آتی ہے تو مضمون درج کر دیا جاتا ہے۔ ہمیشہ کہ ہر ہفتہ دو کالم بدر خواتین کے لیئے خالی رکھیں آپ کا احسان ہوگا (کیونکہ شاید آپ نہیں جانتے کہ ہر ہفتہ کس ارمان بھرے دل سے میری بعض بہنیں محض بدر خواتین کے واسطے اخبار کھولتی ہیں) اگر بدر خواتین نہ نکلے تو ان کے دل مایوس ہو جاتے ہیں۔ سو کمال ہی مہربانی ہو اگر بدر خواتین کے واسطے صفحہ لازمی طور سے رکھیں اور اس کے واسطے مضمون مہیا کرنا میرے ذمہ دو دن پہلے اطلاع فرما دیا کریں اور بس۔ آئندہ اپنی مرضی مبارک سے اطلاع دیویں۔ آپ کی بہن۔ خاکسار اہلیہ اکمل از قادیان۔ مورخہ ۷ نومبر ۱۹۰۹ء

رپورٹ طاعون۔ ہفتہ گزشتہ میں وبائے طاعون سے پنجاب میں ۱۴۷ فوتیاں ہیں۔ اور وارداتوں کی تعداد ۱۹۱۰ تھی۔ ضلعوار تفصیل سے ظاہر ہے۔ گوڑگاؤں میں ۱۶۱ کیس ۹۵ فوتیاں۔ حصار میں ۱۳۸ و ۹۴۔ دہلی میں ۲۰ و ۱۴۔ رہتک ۳۲ و ۲۲۔ کرنال ۲۷ و ۲۱۔ لودیانہ ۷۰ و ۴۸۔ جالندھر ۲ و ۱۔ ہوشیارپور ۵۳ و ۵۳۔ فیروزپور ۷۶ و ۵۴۔ منٹگمری ۴ و ۴۔ لاہور ۳۱ و ۲۱۔ امرتسر ۳۳ و ۲۳۔ گورداسپور ۲۷ و ۲۷۔ گوجرانوالہ ۹ و ۴۔ سیالکوٹ ۱ و ۱۔ لائلپور ۷ و ۴۔ ریاست پٹیالہ ۲۳۰ و ۱۷۹۔ ریاست کپورتھلہ ۹۵ و ۴۴۔ ریاست مالیرکوٹلہ ۱۷ و ۱۔ ریاست جیند ۸ و ۸۔ سرحدی صوبہ و بلوچستان بفضل خدا بالکل پاک وصاف ہیں لیکن قلمرو صوبہ جات متحدہ میں طاعون کا زور زیادہ ہے۔ یہاں ۱۴۰۰ کیس ۱۰۴۱ فوتیاں ہیں سب سے زیادہ زور ضلع بلیا میں جہاں ۴۹۶ کیس ۳۹۰ فوتیاں ہیں۔ شہر گورکھپور میں ۴۲ و ۴۲۔ باقی ضلع گورکھپور میں ۱۳۳ و ۱۲۷۔ اعظم گڈھ میں ۱۹۶ و ۱۷۰۔ شہر کانپور ۱۲ و ۸۔ باقی ضلع کانپور میں ۲۲ و ۲۱۔ متھرا میں ۵۴ و ۴۱۔ اٹیہ ۳۷ و ۲۶۔ فرخ آباد ۴۵ و ۲۹۔ مین پوری ۳۱ و ۲۷۔ اناؤ ۶۴ و ۵۹۔ وغیرہ وغیرہ۔

نکتہ چینی

بدر کو کونسا طرز اختیار کرنا چاہیئے

ناظرین مشورہ دین

انسان کوئی کام شروع کرے اس پر عیب گیری اور نکتہ چینی کا ہونا ضروری ہے تاریخ زمانہ کا کوئی ورق اُلٹ کر دیکھو کوئی قابل ذکر اور لائق تعریف کارنامہ کسی تاریخی انسان کا ایسا نہ ہوگا جس سے اختلاف رائے کا اظہار نہ کیا گیا ہو۔ اختلاف رائے کا معاملہ ہی کچھ ایسا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس عالم میں اس کا ہونا ضروری کر دیا ہے یہ اس جہان کی فطرت میں داخل ہے کہ اس میں رہنے والے آپس میں اختلاف کریں۔ بلکہ بعض اختلاف تو ایسے ہیں کہ ان کا مٹانا ایک مسئلہ لاینحل یقین کرکے آج تک کوئی اس کی طرف متوجہ ہی نہیں ہوا۔ مثلاً ہمارے آریہ مہاشے گائے کے گوشت کے متعلق ہم سے ایسے بگڑے ہیں۔ کہ آئے دن ہمارے برخلاف واویلا مچایا جاتا ہے کہ مسلمان گائے کو ذبح کرکے کھا گئے۔ اور بھیڑ۔ بکری۔ مرغی۔ تیتر۔ مچھلی وغیرہ سینکڑوں جانور جو مسلمان کھاتا ہے یا ان سے بھی بڑھ کر ہزاروں جانور جو عیسائی کھا جاتا ہے اس پر کوئی توجہ نہیں اور اگر ہے تو نہایت خفیف۔ عیسائی کا مسلمانوں سے بہت بڑھ کر حصہ اس میں اس واسطے ہے کہ ان کے مذہب موجودہ میں ہر شے کا کھا جانا جائز ہے گویا مذہبی رنگ میں وہ بلا نوش ہیں جو آوے کھا جائیں۔ سب حلال۔ خیر۔ تو اس اختلاف کے مٹانے کی طرف تو بہت یا کم توجہ ہوئی ہی ہے۔ لیکن شیر کا قاعدہ ہے کہ وہ جنگلی جانور مثلاً ہرن وغیرہ کو کھا جاتا ہے۔ بڑی مچھلیاں چھوٹی مچھلیوں کو نگل جاتی ہیں۔ باز اور شکرہ پرندوں سے شکم سیری کرتے ہیں۔ یہ اختلاف جانداروں کے درمیان ایسی قدیمی اور ضروری اور لاینحل چلا آتا ہے۔ کہ کسی مصلح کے کبھی وہم میں بھی نہیں آیا کہ اس کی اصلاح کا بیڑا اُٹھائے۔ ممکن ہے کہ ہمارے اس مضمون کو پڑھ کر کوئی وِدوان آریہ وید کا ایک ایسا خفیہ منتر نکالے اور اس کا ایک ایسا نیا معنی گھڑ لے جو اس مسئلہ کو حل کرنے کی طرف مائل ہو اور آریہ صاحبان خوشی کے نعرے بلند کریں کہ دیکھو اُونٹ کھٹھولے یعنے بیلوں کی طرح یہ بات بھی ہماری ہمہ دان کتاب میں موجود ہے کیونکہ اگرچہ مدعی ہیں۔ کہ وہ ایک مذہبی سوسائٹی ہے تاہم ان میں اپنی مذہبی کتاب وید کے پڑھنے اور جاننے والے فیصدی پہلے سے زیادہ شائد نہ ہوں گے ہی جو ہے جہاں کہیں اس پہلے سے کوئی بات ویدوں کی طرف منسوب کی سب اندھا دھند اس کو لے دوڑے اور بیچارے کریں بھی کیا ان کو اپنے اصل مقصد زندگی یعنے پولیٹیکل چالبازیوں اور مسلمانوں اور انگریزوں کی عیب گیری سے اتنی فرصت ہی کہاں ہے کہ وہ اپنی مذہبی کتابوں کی طرف متوجہ ہو سکیں۔

غرض تاریخ زمانہ شاہد ہے کہ اختلاف کا ہونا ضروری ہے اگلے دن کا ذکر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح فرماتے تھے کہ جو مذہب عالمگیر ہونے کا دعوےٰ کرے وہ جھوٹا ہے دنیا میں کوئی مذہب ایسا آ ہی نہیں سکتا جو تمام جہان پر پھیل کر سب کو اپنا مطیع کرے اور کوئی فرد بشر اس سے الگ نہ رہے فی الواقعہ یہ سچ ہے ان معنوں میں کوئی مذہب عالمگیر نہیں ہو سکتا۔ قرآن شریف تمام جہان کے لئے ہے۔ الی الناس جمیعًا ہونے کا دعوےٰ اسی ایک کتاب نے کیا ہے لیکن اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ اس کے احکام اور فرائض ایسے ہیں کہ تمام جہان کے لوگ ان پر عمل کر سکتے ہیں اور ان کے ذریعہ سے اپنی زندگی کے اصل مقصد کو حاصل کر سکتے ہیں۔ برخلاف پہلی کتابوں کے کہ وہ خاص قوموں اور خاص زمانوں اور ملکوں کے واسطے مختص تھیں۔

کوئی ریفارمر، مصلح۔ امام۔ ولی۔ نبی ایسا نہیں ہوا۔ جس کے ساتھ اختلاف رائے نہ کیا گیا ہو۔ بلکہ فرشتوں کے قول سے تو معلوم ہوتا ہے کہ آدم کی خلافت کے وقت خدا تعالیٰ کے منشاء سے بھی اختلاف رائے کا اظہار ہوا۔ سو اختلاف کا ہونا ضروری ہے اور اختلاف ہمیشہ اور ہر حال میں بُرا بھی نہیں ہوتا۔ بلکہ اس سے اکثر نیک نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ اختلاف اُمتی رحمۃ کی حدیث خود بتلا رہی ہے کہ اُمت میں اختلاف ہوگا۔ مگر وہ نقصان دہ نہیں لیکن دوسری طرف یہ بات بھی ساتھ ہے کہ جن لوگوں نے انبیاء کے ساتھ اختلاف کیا۔ انکو جہنم کے داخلہ کا سارٹیفکیٹ حاصل ہوا۔

زمانہ حال میں اختلاف رائے کے اظہار کا کام اخبارات سے لیا جاتا ہے مگر اخبارات نہ صرف اختلاف رائے کو ظاہر ہی کرتے ہیں بلکہ اکثر اختلاف رائے کو پیدا ہی کر دیتے ہیں اور یہ اظہار بڑھتے بڑھتے رفتہ رفتہ نکتہ چینی اور عیب گیری کی حد تک پہونچ جاتا ہے۔ اور قوموں کے درمیان یا قوم کے افراد کے درمیان باہمی تباغض عداوت اور فرقہ بندی کا باعث ہو جاتا ہے۔

ہماری جماعت اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے چار لاکھ سے اُوپر کی تعداد میں ہے اور ان کے درمیان انجمنیں اور رسالے اور اخبارات جاری ہیں۔ ان سب کا مرکز قادیان ہے۔ جہاں ہمارے پانچ مدرسے ہیں۔ درس قرآن شریف۔ انگریزی۔ عربی زنانہ۔ اور ان کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح کے طلبار خاص ہیں انگریزی عربی مدرسہ کے متعلق بورڈنگ ہوس۔ لائبریری اور درزش کا انتظام ہے۔ لنگر خانہ ہے مہمانخانہ ہے شفاخانہ ہے۔ مقبرہ بہشتی ہے۔ صدر انجمن۔ انجمن تشحیذ الاذہان۔ انجمن ارشاد سادھو سنگت۔ انجمن ضعفاء ہیں۔ صدر انجمن کے ماتحت مختلف محکمے ہیں۔ مدرسہ کی اور بورڈنگ کی عمارت کئی ہزار روپے میں بنائی جا رہی ہے۔ اخبارات ہیں۔ الحکم۔ بدر۔ اور نور۔ رسالجات ہیں۔ میگزین انگریزی۔ میگزین اُردو۔ تشحیذ الاذہان۔ تعلیم الاسلام ان سب کے دفاتر ہیں اور ان کے واسطے اُڈیٹر اور محرر وغیرہ مقرر ہیں۔ مشین پریس۔ بدر پریس اور میگزین پریس ہیں جو ملک احمدیہ ہے۔ زنانہ انجمن ہے یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قادیان میں ہے اور اس کے علاوہ بھی ہے اور سب دینی مقاصد کے واسطے جاری کئے گئے اور ان سے بڑے بڑے فوائد درجہ بدرجہ نمایاں ہو چکے ہیں لیکن ضرور ہے کہ ان کارخانوں اور محکموں کے افسر کارکن اور ان کے ماتحت ملازم جہاں بڑے بڑے مفید کام کر رہے ہیں وہاں ان سے کچھ غلطیاں بھی ہوں یا ان کے کاموں میں کچھ نقص بھی پیدا ہوں۔ جن کی اصلاح بہت ضروری ہو۔

اب سوال یہ ہے کہ آیا اس اختلاف رائے کو یا اس کے سبب جو نکتہ چینی پیدا ہو۔ یا اس نکتہ چینی کے ثبوت میں جس عیب گیری کی ضرورت ہو۔ اس کو ہم اپنے اخبار میں لکھ کر پبلک احمدیہ اور غیر احمدیہ کے سامنے رکھ دیں۔ یا اس کے واسطے کوئی دوسری تجویز سوچیں۔ اب تک اخبار بدر کا جو طریق عمل رہا ہے۔ اس سے ناظرین آگاہ ہیں۔ لیکن میں دیکھتا ہوں۔ کہ آجکل اخباری دنیا کا رنگ بہت بدلا ہوا ہے۔ اور بالکل ایک نیا طرز لٹریچر کا پیدا ہو رہا ہے۔ اس واسطے میں چاہتا ہوں۔ کہ ہمارے دوست ہمیں مشورہ دیں کہ بدر کے واسطے کون سا طریق عمل بہتر ہوگا۔ میں اپنی رائے ظاہر کرنے سے پہلے پسند کرتا ہوں کہ دوستوں کی رائے دریافت کروں ایسی رائیں جو مختصر اور پُرمعنی فیصلہ کن الفاظ میں ہونی چاہئیں۔ جہاں تک گنجائش اجازت دے گی اور مناسب ہوگا۔ درج اخبار کی جائیں گی۔ انشاء اللہ۔

اعلان

لنگی پشاوری وکلاہ، دھسّی کشمیری، لوئی وعینک، پیل وکرسٹل جس بھائی کو ضرورت ہو بارعایت ایک آنہ فی روپیہ کمیشن پر مجھ سے طلب کرے۔ فائدہ رہے گا۔ انشاء اللہ۔

شیخ غلام نبی سیٹھی بزاز احمدی۔ بازار کلاں راولپنڈی

وی پی یا پیشگی قیمت شرط ہے۔

جزاء الاحسان

سُنا گیا ہے کہ پچھلے دنوں میں احمد آباد (علاقہ بمبئی) میں بعض غداروں نے حضور گورنر صاحب بہادر پر دو دفعہ بم کے گولوں کے گئے مگر خدا تعالےٰ کا شکر اور احسان ہے کہ حضور وائسرائے اس حملے سے بالکل محفوظ و مامون رہے۔ سخت افسوس کی بات ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کے اس قدر احسانات کو دیکھتے ہوئے بھی شریر لوگ اپنی شرارتوں سے باز نہیں آتے۔ جس امن اور چین سے ہندوستان کے باشندے رہتے ہیں اگر اس کا مقابلہ اپنے ہم قوم بادشاہوں کے زمانہ بادشاہت سے بھی کریں۔ تو بے اختیار گورنمنٹ کی تعریف کرنی پڑتی ہے اگر اس قسم کا حملہ کرنیوالوں میں شکر گزاری کا مادہ ہو اور عقل سلیم رکھتے ہوں اور محسن کے احسانات کو سمجھ سکتے ہوں اور ان کے دل درندوں اور جنگلی جانوروں کی طرح سخت نہ ہو گئے ہوں اور انسانی قوٰے اور اخلاق حسنہ کے صفات حسنہ مر گئے ہوں اور چشم بینا اور گوش شنوا رکھتے ہوں تو کبھی بھی وہ ایسے فعل کے مرتکب نہیں ہو سکتے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ بیجا جوش اور بے سبب غضب نے ان لوگوں کی آنکھیں بند کر دی ہیں اور یہ نہیں سمجھ سکتے کہ ان کے افعال انسانی اخلاق سے کس قدر گرے ہوئے ہیں اور یہ ان کی حرکتیں شرفاء کی نظر میں کس قدر مذموم ہیں۔ ہمارے حضرت مسیح موعود ہمیشہ ایجیٹیشن سے اپنی جماعت کو منع کرتے رہے اور اپنی زندگی میں کوئی بھی کتاب نہیں لکھی۔ کہ جس میں عام مسلمانوں کو عموماً اور اپنی جماعت کو خصوصاً گورنمنٹ کے خلاف آواز بلند کرنے والی انجمنوں اور سوسائیٹیوں کی شرکت سے باز رہنے کی تاکید نہ فرمائی ہو۔ چنانچہ اس نصیحت کی وقعت اب آپ سے آپ ظاہر ہو رہی ہے اور زمانہ پکار پکار کر شہادت دے رہا ہے کہ اس خدا کے مامور کی زبان سے نکلا ہوا ہر ایک لفظ سچا اور درست ہے۔ یہ تمام وارداتیں جو بمب کی وارداتوں کی ہو رہی ہیں یہ سب اس نصیحت پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے ہیں اگر لوگ گورنمنٹ کی عزت اور وقعت کا خیال رکھتے اور ان ایجیٹیشنوں سے بچتے تو آج ہندوستان میں ایسے غدار نہ ہوتے لیکن بدبختی جب آتی ہے تو پہلے انسان کی آنکھیں بند کر دیتی ہے۔ اور باوجود دیکھنے کے وہ اندھا ہو جاتا ہے۔ یہی حال آجکل ہندوستان میں بعض شریر لوگوں کا ہے وہ جانتے ہیں کہ ان کے فعل مذموم ہیں وہ محسن کشی کر رہے ہیں وہ تباہی کے گڑھے کی طرف جا رہے ہیں ہلاکت ان کے لئے ہاتھ اٹھائے کھڑی ہے اور بدبختی ان کے انتظار میں ہے۔ مگر پھر بھی اپنی چال کو سست نہیں کرتے ایسے لوگ جنگلی درندوں سے بھی زیادہ سخت دل ہیں کیونکہ وہ بھی اپنے محسن کا احسان مانتے ہیں چیتا اپنے رکھوالے کی رعایت کرتا ہے اور کتا جب پاگل ہوتا ہے تو اپنے گھر والوں کو نہیں کاٹتا مگر یہ لوگ کچھ ایسے اپنے آپ سے باہر ہوتے ہیں کہ لڑتے ہیں تو کس سے اپنی محسن اور منعم گورنمنٹ سے کہ جس نے ان کے عیش و آرام کے لئے ہزاروں نہیں لاکھوں اسباب مہیا کئے ہیں قرآن شریف فرماتا ہے۔ کہ هل جزاء الاحسان الا الاحسان یعنے جو شخص تم پر احسان کرے اس کا بدلہ احسان میں ہی اسے دو اور اس کے کبھی غداری نہ کرو۔ پس یہی وجہ ہے۔ کہ حضرت اقدس ہمیشہ اپنی جماعت کو گورنمنٹ کی وفاداری کی تعلیم دیتے رہے اور میں اس موقعہ پر اپنی جماعت کے کل احباب کو حضرت کے حکم کیطرف پھر توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہوں اور اُمید کرتا ہوں کہ وہ ہر جگہ اس قسم کے باغی عنصر کو دبانے کی کوشش کریں گے اور گورنمنٹ کا اس کام میں ہاتھ بٹائیں گے کیونکہ یہی ایک راہ ہے جس سے وہ خدا اور رسول کو خوش کر سکتے ہیں۔ پس جو ذرا بھی گورنمنٹ برطانیہ کے برخلاف کارروائی کرتا ہے وہ حضرت مسیح موعود کی جماعت میں نہیں رہ سکتا۔ اب میں اس مضمون کو ختم کرتے ہوئے خدا تعالےٰ سے دُعا مانگتا ہوں کہ وہ ہماری اس محسن گورنمنٹ کو موجودہ ابتلاؤں سے بچائے اور اس کی طاقت کو مضبوط کرے اور اس کی فیض رسانی کو زیادہ کرے۔ آمین یا رب العالمین۔

خاکسار میرزا محمود احمد

خواجہ غلام الثقلین صاحب

پیسہ اخبار میں ایک صاحب تحریر فرماتے ہیں "کونسل کی ممبری کے لئے ریفارم کے ماتحت خواجہ صاحب نے اپنے آپ کو امیدوار ممبری پیش کیا ہے اور مسلمانوں کو اپنی خدمات جتا کر ان سے چاہا ہے۔ کہ وہ خواجہ صاحب کو ضرور کونسل کا ممبر منتخب کریں اس پر معزز ہمعصر وکیل نے خواجہ صاحب کے اس درخواست سوال کی تائید کی۔ اب صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب بھی ممبر کونسل کے امیدوار ہیں اور ضرورت ہے کہ اس سوال کا فیصلہ کیا جاوے کہ دونوں میں سے کون اس قابل ہے کہ ایسے مسلمانوں کا سچا وکیل قرار دیا جا سکے۔

خواجہ صاحب کچھ شک نہیں اپنے رسالہ عصر جدید کے ذریعہ مسلمانوں میں اصلاح رسوم کے کام پر بہت زور دیتے رہے ہیں لیکن سوال ان کے وعظ کا نہیں بلکہ دیکھنا یہ ہے کہ عام مسلمانوں کے لئے وہ کتنا وسیع حوصلہ اور محبت رکھتے ہیں اس کے لئے ان کا رسالہ عصر جدید کافی ہے۔ جسمیں مسلمانوں کے مختلف فرقوں پر خطرناک حملے کر کے انہوں نے جتا دیا ہے کہ وہ عام مسلمانوں کے لئے وسعت حوصلہ نہیں رکھتے۔ میں ان کے شیعہ ہونے کی وجہ سے ان پر معترض نہیں ہوں بلکہ اس پہلو سے کہ انہوں نے عملی طور پر ثابت کر دیا ہے۔ کہ مسلمانوں کے عامۃ الناس سے انہیں کوئی ہمدردی نہیں۔ ورنہ نواب فتح علی خان صاحب بالقابہ بھی تو مذہباً شیعہ ہیں۔ مگر عام مسلمانوں کے لئے وہ ایک خاص ہمدردی رکھتے ہیں اور ان کے حقوق کی پرواہ کرتے ہیں۔ خواجہ غلام الثقلین صاحب کے مقابلہ میں صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب ایجوکیشنل کانفرنس کے سکرٹری ہونے کی حیثیت سے جو خدمت مسلمانوں کی کر رہے ہیں وہ نہایت وزن دار اور قابل قدر ہے اور اس کے مقابلہ میں خواجہ صاحب کی خدمات کوئی وزن نہیں رکھتی ہیں۔ علاوہ بریں خواجہ صاحب کا خود اپنے آپ کو پیش کرنا اور اپنی خدمات کی فہرست دینا ان کے علو ہمت سے گری ہوئی بات ہے بہرحال مسلمان غلطی کریں گے۔ اگر وہ صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب کے مقابلہ میں خواجہ صاحب کا نام بھی کونسل کی ممبری کے لئے لیں۔ میری دانست میں خواجہ صاحب کو اگر فی الواقعہ خدمت کرنے کا جوش اور محبت ہے تو ان کا فرض ہونا چاہیئے۔ کہ وہ ذرا اپنے نام کو واپس لے کر صاحبزادہ صاحب کی تائید کریں اور اگر انہوں نے مقابلہ کیا۔ تو مسلمانوں پر یہ حقیقت کھل جاوے گی۔ کہ خواجہ صاحب حب قوم کی بجائے حب جاہ کے دلدادہ ہیں اور ایسے لوگوں سے قومی مفاد کی اُمید کرنا فضول اور لاحاصل ہے۔ میں اُمید کرتا ہوں۔ کہ مسلمان اپنی اسلامی انجمنوں کے ذریعہ اس سوال کو حل کر دینگے۔"

راقم دستخط

بدر ۔ ہم اس وقت صاحبزادہ صاحب یا کسی دوسرے امیدوار کے متعلق کچھ کہنا نہیں چاہتے۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ **خواجہ صاحب غلام الثقلین** کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے۔ وہ سچ ہے۔ خواجہ صاحب ان مسلمانوں کے حق میں جو ان کے مذہبی عقائد کے ساتھ متفق نہیں ہیں۔ کبھی خیر خواہی کا کلمہ بول نہیں سکتے بلکہ اس معاملہ میں وہ بہت ہی تنگ دل ہیں ان کے حملے مسلمانوں کے دوسرے فرقوں پر نہ صرف بے جا اور سنجیدگی سے گرے ہوئے ہوتے ہیں بلکہ نہایت خوفناک صورت اختیار کئے ہوئے ہوتے ہیں جن سے خواجہ صاحب کی اندرونی صفات و اخلاق بخوبی معلوم ہو جاتے ہیں۔ اس واسطے ایسا آدمی ہرگز مسلمانوں کا لیڈر نہیں ہو سکتا۔ ایسے ممبر کے ہونے سے تو ممبروں کا نہ ہونا اچھا ہے۔ جس سے خود مسلمانوں کو ایذا کا اندیشہ ہو۔

ہندو بھائیوں سے دو باتیں

اخبار اردو ٹریبن گزٹ میں ایک صاحب اپنے ہندو بھائیوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

میرے پیارے بزرگو! اور بھائیو!! آپ پر بخوبی روشن ہے کہ آجکل زیادہ زور سوراجیہ پر دیا جاتا ہے۔ اور ساتھ ہی سودیشی کی پکار بھی ہر سو جاری ہے اس لئے یکایک میرے دل میں خیال آیا کہ میں بھی اپنی سمجھ کے مطابق لکھوں مجھے امید ہے کہ میرے بزرگ اور بھائی اس پر وچار کریں گے اور اگر کہیں سہو ہو تو معاف فرماوینگے سوراجیہ کے متعلق میں یہ لکھنا ہی کافی سمجھتا ہوں۔ کہ اگر اپنے بزرگوں کی تواریخ پر نظر ڈالیں گے۔ تو آپ کو بخوبی معلوم ہو جاویگا۔ کہ پہلو ہمارے بزرگ روئے زمین پر راج کرتے تھے۔ تو کیا ولایت امریکہ جاپان وغیرہ ممالک روئے زمین سے باہر تھے۔ میں تو ضرور کہوں گا ہرگز نہیں اس لحاظ سے تو انگریز ہمارے اپنے ہی بھائی ہیں اور جو چیز وہاں پیدا ہوتی ہے وہ گو ہندوستان کی نہیں مگر بدیشی بھی نہیں کہلا سکتی کیونکہ یہاں سے یعنے ہندوستان سے ہی سینکڑوں لاکھوں من سوت اور دیگر اشیاء ولائت وغیرہ کو جاتی ہیں وہاں تو صرف چیز تیار ہوتی ہے اس لئے وہ چیزیں جو وہاں سے تیار ہو کر آتی ہیں۔ بدیشی نہیں کہلا سکتی۔

آپ سے میں التجا کرتا ہوں کہ آپ اپنے دل میں ذرا خیال کریں کہ اس لائق ہیں کہ سوراجیہ کر سکیں۔ باپ بیٹے کا دشمن ہے بیٹا باپ کا دشمن ہے۔ ماں بیٹوں کی ہمیشہ لڑائی جھگڑے رہتے ہیں بہن بھائیوں کے مقدمات عدالتوں میں چلتے ہیں۔ غرض ہر ایک خرابی ہم میں موجود ہے اس لئے ہم کو پرماتما کا شکر کرنا چاہیئے۔ کہ ایسی بابرکت گورنمنٹ کے زیر سایہ ہمیں ہر طرح کا آنند حاصل ہے۔ اگر کوئی دوسرا راج ہوتا۔ تو ہمیں یہ برکتیں ہرگز نصیب نہ ہوتیں جیسا کہ آجکل ہیں۔ ہمیں واجب ہے۔ کہ جو اشخاص یا اخبارات گورنمنٹ عالیہ کے برخلاف قلم اٹھاتے ہیں ان کو بائیکاٹ کر دینا چاہیئے۔ اور پرماتما کے دوسرے درجہ پر جیسا کہ ہماری کتب میں لکھا ہے راجہ کا مان کرنا چاہیئے۔ کیونکہ جو شخص راجہ کا مان کرتے ہیں پرماتما بھی ان سے خوش ہوتے ہیں۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ ایشور ہمارے ایڈورڈ ہفتم کی عمر دراز کرے جن کے عہد معدلت مہد میں ہمیں ہر طرح کے سکھ پراپت ہیں۔

بدر۔ روئے زمین کا راج تو خیر جیسے ہے سو ہے لیکن ہندو صاحبان اسی خیال سے اگر سوراجیہ اور بائیکاٹ کے خودکش مسائل کو ترک کر دیں تو امید ہے کہ یہ نصیحت انہیں فائدہ دیوے۔ ہندوؤں کے واسطے تو یہ ہوا۔ مگر آریوں کو کون نصیحت کریگا؟

ہاتھی کی چوری

ہاتھی کی چوری۔ برہما میں ہاتھیوں کے سرکاری سررشتہ کے سابق سپرنٹنڈنٹ مسٹر برج اس الزام میں ماخوذ تھے۔ کہ اونہوں نے ایک سرکاری ہاتھی چرایا۔ اور اس کا نام بدلکر کسی رئیس کے پاس فروخت کیا۔ رئیس مذکور کو یہ جتلایا گیا تھا۔ کہ ہاتھی برج صاحب کی ملکیت ہے۔ مسٹر برج صاحب کا یہ بیان تھا کہ سرکاری ہاتھی مرگیا۔ لیکن تحقیقات سے ثابت ہوا کہ جو ہاتھی برج نے فروخت کیا تھا اگرچہ اس کا نام دوسرا رکھا گیا تھا لیکن اصل میں وہی سرکاری ہاتھی تھا جس کے مرنے کی خبر دی گئی تھی چیفکورٹ رنگون کے مسٹر جسٹس ارنسٹ نے جیوری کی رائے سے برج صاحب کو مجرم قرار دے کر تین سال قید سخت کی عبرت بخش سزا دی

تین سادہوں کی کرتوت

موضع کوہالی ضلع امرتسر میں تین سادہو چند روز سے مقیم تھے (یہ سادہو پہلے بھی موضع مذکور میں کبھی کبھی آکر رہا کرتے تھے) دیوالی کی رات کو ہر سہ سادہو مذکور ایک عورت معہ زیور مالیتی پانسو روپیہ اور نقد پانسو روپیہ لے کر رفو چکر ہو گئے۔ تاہنوز سادہوؤں کا کوئی پتہ نہیں لگا۔ عورت کے خاوند نے بہت تلاش کی آخر تھانہ میں حسب ضابطہ رپورٹ تحریر کرائی اور چالیس روپے کا انعام اشتہاری مشتہر ہوا۔ افسوس! یہ سادہوؤں کی کرتوتیں ہیں۔

ایک مسلمان نے حمص وطرابلس کے مابین ریلوے جاری کرنے کے لئے گورنمنٹ ترکی میں درخواست پیش کی ہے یہ پہلا واقعہ ہے کہ ایک دولتمند ترک یوروپین سرمایہ داروں کے مقابلہ میں ریلوے لائن بنانے پر آمادہ ہوا ہے۔

مصری۔ شاہزادہ جلال الدین بک بھی اس سال حج کو جانیوالے ہیں۔ کاش ہندوستان کے والیان ملک میں بھی یہی روح پیدا ہوتی۔ خدیو مصر کے سفر حج کا انتظام بڑے شان و شوکت سے ہو رہا ہے۔

عرب۔ کی تمام خودمختار ریاستوں کے فرمانروا اس سال حج کے لئے مکہ معظمہ آنے والے ہیں۔ دور سابق میں ان کو حج کی حکماً ممانعت تھی۔

اسلامی۔ مفتیوں اور قاریوں کے مذاکرہ علمی کا مذاق اجلاس آرہ میں ۳۱۔ دسمبر و یکم جنوری کو کیا جاویگا۔

بنگلی سڈیشن کی انجمن

مدراس کی انجمن زمینداران کے ایک تازہ جلسہ میں راجہ صاحب بوبلی نے یہ تجویز پیش کی کہ ملک میں سڈیشن کی وبا نمودار ہے اسکی قطعی بیخ کنی کے لئے ایک شاخ امپیریل لیگ کی جنوبی احاطہ مدراس میں قائم کی جاوے اور ایسے ہی اس شاہی لیگ کی شاخیں امید ہے کہ ہندوستان کے دیگر صوبجات میں بھی قائم کی جاوینگی یہ تجویز راجہ صاحب کی کامل اتفاق رائے سے پاس کی گئی ہو آپنے اس کی تائید میں ایک پر اثر تقریر کی۔ جسمیں واضح کیا کہ تمام زمینداران کا فرض ہے کہ سڈیشن کی دبانے اور اس کی جڑھ کاٹنے کی ضروری خدمت کے لیے ہم اتفاق کریں ہم لوگوں کے بزرگوں نے برٹش علم کی برتری کے لئے خون بہائے تھے۔ تو کیا ہمارا فرض نہیں ہے کہ اپنے بزرگوں کی لائق اولاد خود کو ثابت کریں۔ سڈیشن کی موجودگی کا ثبوت اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ احمد آباد میں حضور وائسرائے پر بھی بزدلانہ وار کرنے سے باز نہ آئے کہ جس سے بڑھ کر بدذاتی اور شورہ پشتی اور کوتہ اندیشی کیا ہوگی؟ راجہ صاحب کی تقریر پر تمام حاضرین نے اتفاق ظاہر کیا اور اس کے پاس کرنے میں اعلیٰ درجہ کی سرگرمی ظاہر کی گئی ہے امید ہے کہ ہر ایک صوبہ میں اس تحریک کی تقلید کا عملی ثبوت دینگے یہ سرکار پر احسان کرنا نہیں ہے بلکہ خود اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کا تقاضا ہے۔ (عام)

ریلوے کے لیٹرے۔ بمبئی کی ریلوے پولیس نے بہت دنوں سے مسلسل کوشش سے آخرکار ایک گروہ کا پتہ لگایا جو ریلوے ٹرینوں کے لوٹنے میں بہت مشاق تھا اس کی سازش بہت وسیع اور گہری پائی ہے اس کا مرکز پونا سے تھا اور جی آئی پی۔ بی بی سی آئی جنوبی مرہٹہ ریلویز کے سلسلوں پر اس کا جال پھیل رہا ہے بالفعل سترہ آدمی گرفتار کئے گئے ہیں لیکن اس گروہ میں کم سے کم ڈیرہ سو بدمعاش شامل سمجھے جاتے ہیں یہ لوگ زیادہ سندھی یا پنجابی معلوم ہوتے ہیں۔ بعض کے نام یہ ہیں رسوہن آسو رام۔ بشنداس۔ ان میں بعض نامی بدمعاش اور پہلے کے

کشتہ جریان

جریان - مقوی باہ - نزلہ - زکام - درد کمر - کثرت احتلام ان امراض میں یہ کشتہ از حد مفید بلکہ اکسیر ثابت ہوا ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے آئندہ بھی مفید ثابت ہوگا - جریان کی شناخت - پیشاب کے پہلے یا پیچھے لیسدار مادہ کا نکلنا - یہ بیماری چند روز میں آدمی کو مردوں کی بلکہ زندہ درگور کر دیتی ہے اس سے یہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں - مالیخولیا - نسیان - کمی نور بینائی کا دھندلکہ - ضعف دماغ - بینائی کا کم ہونا - ناامیدی - بے خوابی - غمگینی ضعف وغیرہ - نزلہ - کسی رطوبت کا گلے یا معدے پر یا پھیپھڑے پر گرنا - زکام - ناک سے کسی رطوبت کا نکلنا - ان سے جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں یہ ہیں - مرگی - سل - نمونیا - ذات الجنب - فالج - جوڑوں کا درد - آنکھ کان - دانت کی بیماریاں - ہم نے ایک کشتہ بڑی محنت اور کوشش سے تیار کیا ہے جس میں کوئی زہریلی ملاوٹ نہیں انشاء اللہ بہت مفید بابرکت ثابت ہوگا - جو صاحب چاہیں ہم سے منگا سکتے ہیں - بلحاظ محنت اور فوائد کے قیمت بہت کم ہے - تاکہ ہر ایک فائدہ اٹھا سکے - قیمت فی تولہ عہ - محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا -

المشتہر - عبدالرحمٰن کاغانی احمدی شفاخانہ حکیم نورالدین صاحب - قادیان (گورداسپور)

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب حاذق مولوی حکیم نور الدین صاحب کا مجربہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہوگئے ہیں - کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں نوجوانوں کو دیکھو وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہیں اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے اس لئے میں نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا ہے اس کے اصل ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی تصدیق فرمائی ہے حضرت مسیح موعود کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلو سے بھی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے اور علاوہ بریں حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ اصلی ممیرا ہے - ممیرا حاصل کرنے کے بعد میں نے حضرت مولوی صاحب کے مجرب اور ہزارہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمے کے نسخہ کو آپ کی ہدایت کے موافق ترکیب دیکر طیار کئے ہیں اور اب فائدہ عام کیلئے مشتہر کرتا ہوں چونکہ یہ تین مختلف نسخوں میں ہیں اسلئے ہر ایک کی قیمت جدا جدا ہے - قیمت سرمہ قسم اول عا - دوم عہ - سوم ۸ - قیمت ممیرا قسم اول عنہ - دوم سے -

المشتہر - احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور

ایک تسلی بخش ذریعہ

یہ بات مشہور ہے اور سب لوگ جانتے ہیں کہ پنجاب اور ہندوستان میں گوجرانوالہ ہی ایک شہر ایسا شہر ہے کہ جہاں اعلیٰ درجہ کی آہنی الماریوں - صندوقوں اور صندوقچیوں کے بہت سے کارخانہ ہیں اگرچہ میں خود نہ تو ماہر ہوں اور نہ یہ کام اپنے ہاتھوں سے کر سکتا ہوں لیکن ایک کارخانہ کے ساتھ سالہا سال سے خاص تعلق ہونے کے باعث مجھے اس کے بہت سے نیک و بد سے اطلاع ہے ماسوا اس کے مالک کارخانہ بھی اچھا آدمی ہے اس لئے میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر کسی کو آہنی الماری یا آہنی صندوق وغیرہ کی ضرورت ہو تو دل کی تسلی سے میری معرفت مال مطلوبہ منگا یا کریں انشاء اللہ تعالیٰ حسب خاطر مال روانہ کیا جاویگا - نیز واضح ہو کہ اگر کسی بھائی کو پہلے بطور نمونہ و تخمینہ الماریوں کے نرخ سے واقفیت حاصل کرنی ہو - تو کارڈ کے آنے پر ہم فہرست کارخانہ بھیجدینگے -

علاوہ ازیں میں نے اپنی زیر نگرانی صابن کا ایک چھوٹا سا کارخانہ کھولا ہے جس میں دیسی و انگریزی صابن عمدہ عمدہ قسم کے تیار ہوتے ہیں جو صاحب صابون کی تجارت کرتے ہیں یا کرنا چاہتے ہیں وہ مجھ سے خط و کتابت کر کے تصفیہ کر کے فائدہ اٹھا دیں -

المشتہر

حکیم محمد دین - معرفت ولیہ سنگھ - گجرانوالہ

پانچ پیسے والے لاکھ روپے کس طرح ہو گئے؟

یہ کل کی بات ہے کہ میں ایک معمولی حیثیت کا انسان گنا جاتا تھا آج ان سطروں کے پڑھنے والوں کے سامنے صرف ایک مفید ایجاد سے دس ہزار نہیں پچاس ہزار نہیں - بلکہ دو لاکھ روپے کی جائداد کا بلا شراکت غیرے مالک و مختار ہوں میری کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے - چند سال ہوئے کہ میں نے پانچ روپیہ کے سرمایہ سے تجارت شروع کی تھی - اور آج تک دس لاکھ روپے کا فروخت کر چکا ہوں - جس شخص نے ایک دفعہ میری اس ایجاد کا استعمال کیا ہے وہ تمام عمر کے واسطے روح حیات کا مجسم اشتہار بن گیا ہے - ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر لاہور میری تین یوم کی آمدنی ۳۰۸۸ روپے تصدیق کرتے ہیں - اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب تک کوئی دوائی مشہور و پسندیدہ نہ ہو اسکی اسقدر کثرت سے بکری ناممکن ہے بقول حضرت داغ دہلوی کے کہ وہ شخص بہت بدنصیب ہے جو آجتک روح حیات کے تجربہ فوائد اور شرطیہ نتائج سے محروم رہا ہے - روح حیات کیا چیز ہے؟ روح حیات میں وہ طاقت بھری ہے کہ ہاتھی اور شیر کا مقابلہ اسکے پینے والے کو آسان ہے - کیا آپ نے نہیں سنا کہ جناب ڈاکٹر بی - این صاحب ایم انسپکٹر میڈیکل سروس حضور شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم خلد اللہ ملکہ اور گورنمنٹ انگلشیہ کے معزز عہدہ داروں وغیرہ اصحاب نے روح حیات کو طاقت میں بے نظیر مانا ہے - روح حیات رگ و ریشہ میں تحریک دے کر ہڈیوں کے گودے یا نئی سعودس کو چمکا کر خون صالح بکثرت پیدا کر کے اعصاب کی سستی کو اپنی بجلی کی لاگ سے چاق و چوبند کر کے ہر انسان کو ایسا صحیح و تندرست بنا دیتا ہے کہ پھر حوادث زمانہ اگر تلواریں بھی ماریں تو بھی پٹ ہو کر بے آب ہو جاویں - ہندوستان - انگلستان اور ممالک غیر کے بہترین اور اعلیٰ درجہ کے ڈاکٹروں - اور میڈیکل کالجوں کے تجربوں اور معزز عہدہ داران سلطنت کے سرٹیفکٹوں اور باوجود امتیازانہ مدت کے استعمال ہونے پر بھی دن بدن ترقی کرتی ہوئی مانگ اور ۳۰۸۸ روپے روح حیات کی تین دن کی بکری سے کون ہے جو یہ نتیجہ نہ نکالے کہ روح حیات اسوقت انسان کی دوبارہ زندگی کے لئے لاثانی دوا نہیں ہے بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پرواہ حالت میں بوجہ [illegible] یا خلاف قاعدہ قدرت عامل ہونے سے جو لوگ مرض کمزوری اعصاب پیدا کر کے دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھے ہوں انکے لئے روح حیات تریاق کامل یا [illegible] - یہ نہ صرف دوا ہے بلکہ اعصاب کی طاقت - غذا ہے - یہ وہ مقوی روح ہے جو دو یوم میں ہی قوت رجولیت کو بڑھانا شروع کر دیتا ہے چہرے میں رونق و آبداری حاصل ہوتی ہے - قوت باہ حالت طبعی پر آجاتی ہے - دیگر امراض جو کثرت فواحشات اور طفولیت کی ناز یبا حرکات سے لاحق ہو گئی ہوں انکے دفعیہ کے لئے روح حیات اکسیر کا حکم رکھتا ہے - نامردی - ضعف باہ - ضعف مثانہ - جریان - سرعت - رقت - ضعف اعصاب - ضعف معدہ - ضعف دماغ - ضعف جگر - ذیابیطس اور اختلاج قلب کے واسطے بمنزلہ تریاق ہے - جسمانی کمزوری - لاغری - بے رونقی - زردی چہرہ کے لئے اگر اسے تمام مقوی دواؤں پر ترجیح دیجائے تو بجا ہے - حلق سے اترتے ہی اس کا اثر خاص ان اعصاب پر پڑتا ہے جن پر قوت باہ کا مدار ہے - بزدل کو جوانمرد - جوان کو مستانہ اور بوڑھے کو صاحب اولاد بنانا اسی روح کا کام ہے - قیمت فی شیشی روح حیات دو روپے آٹھ آنہ (۲/۸) - روح حیات کے علاوہ ایک اور عجیب دوائی جو صرف بیرونی استعمال سے مردہ اعصاب کو زندہ کر دیتی ہے وہ ہمارا روغن خوانسستی ہے - یہ روغن رگوں پٹھوں کی سستی - لاغری وغیرہ دور کر کے معمولی طاقت بحال [illegible] اور گذشتہ مریض نامردی کو پورا مرد بنا دیتا ہے اور پھر عمر بھر کسی اور دوا کے استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی - قیمت فی شیشی روغن چار روپے چار آنہ (۴/۴)

حکیم محمد شریف آئی ڈاکٹر کیمیاگر پروپرائٹر شفا خانہ عام - لاہور سے طلب کریں +

حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ بارھوان ۱۲

سورۂ ہود

مورخہ ۲۰۔ نومبر ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع اول و رکوع دوم)

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

ولئن اذقنا الانسان۔ جو لوگ خدا کی کتاب اور خاتم النبیین کے حالات و تعلیمات سے ناواقف ہین اون کی یہ حالت ہوتی ہے

دنیا مین کبھی خوشی آتی ہے اور کبھی غمی۔ اور کبھی صحت ہوتی ہے اور کبھی بیماری اور کبھی دُکھ اور کبھی سُکھ۔ انسان پر یہ دونون حالات ضرور ہوتے ہین۔ مگر ایک نبیون کے متبع ہوتے ہین ایک جو ان کی تعلیمات کی پروا نہین کرتے۔ یہان آخر الذکر کا ذکر ہے۔ لیئوس کفور سے بے ایمان انسان ناامید ہو جاتا ہے مگر نبیون کے متبع کی نسبت مثنوی مین آیا ہے۔ ؎

ہر بلا کین قوم را حق دادہ است ؛ زیر او گنج کرم بنہادہ است

ایک بیوی کا خاوند فوت ہو گیا اور اس کے دل مین خیال آیا۔ کہ اب اس کی مثل کون ہوگا مگر معاً اس نے استغفار کیا اور کہا کہ خدا تعالےٰ کو سب قدرتین ہین چنانچہ اس کے بعد اس کا نکاح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو گیا۔ اور اس نے خود اقرار کیا کہ یہ میرے وہم و گمان مین بھی نہ تھا۔ یاس مومن کا کام نہین۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے بھی ایک موقعہ پر فرمایا ہے۔ ولا ییئس من روح اللہ الا القوم الکافرون۔ چنانچہ اس کا پھل پایا۔

ولئن اذقنہ نعماء۔ حدیثون مین ایک شخص کا ذکر ہے جسے جذام تھا اس کے سامنے فرشتہ متمثل ہو کر آیا اور پوچھا کیا چاہتا ہے۔ کہا اون حسن۔ رنگ اچھا ہو۔ جسمانی صحت ہو چنانچہ ایسا ہو گیا۔ پھر اس نے کہا کہ کیا چاہتا ہے۔ کہا۔ مال مویشی اونٹ وغیرہ۔ یہ بھی مل گیا پھر وہی فرشتہ گدا کی شکل مین اس کے سامنے آیا اور سواری کے لئے گھوڑا مانگا تو اس نے اُسے جھڑ کا کہ یون دینے لگے۔ تو ہمارے پاس کیا رہے اور اسے ذلیل سمجھا۔ بدبخت انسان تھوڑے سے سُکھ پر پُھول بیٹھتا ہے اور اکڑ باز بن جاتا ہے۔

فلعلک تارک بعض ما یوحی الیک۔ کئی لوگ ایسے ہین جو اللہ تعالیٰ کے بعض حصہ کلام کی مطلق پروا نہین کرتے دوسرون کی عیب بینی معمولی معمولی باتون پر کرتے ہین اور خود اپنے نفس پر غور نہین کرتے۔ کہ اہم سے اہم فرض کے تارک ہین۔

حضرت ابن عباس کے پاس ایک شخص آیا۔ اور پوچھا کہ بے وجہ مکھی مارنے کا کیا قصاص ہے آپ نے اس سائل کو دیکھ دیکھ کر فرمایا کہ تیرے گھر کو سے ہین اس نے کہا ہان۔ فرمایا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کے خون کے وقت تمہین فتوے کی ضرورت نہ تھی۔

وضائق بہ صدرک۔ جب کوئی حکم قرآنی آئے تو پھر شرح صدر سے اسے نہین کرتے۔ بلکہ بہانے بنانے لگتے ہین کہ اپنی قوم کے لحاظ سے یہ بات کیونکر ہو سکتی ہے۔

افمن کان علی بینۃ۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو دین آیا اسکی صداقت کے تین نشان فرمائے۔ ایک بینہ۔ دوم شاہد۔ جو اس کے اندر سے ہو یعنی ضمیر کی شہادت۔ فراست مومن۔ سوم الٰہی کتب۔ مثلاً موسیٰ کی کتاب کی شہادت۔ انبیاء و فلاسفرون مین یہ فرق ہے کہ فلاسفرون کا آپس مین ضرور فرق ہوتا ہے مگر انبیاء اصولاً سب کے سب متفق ہین۔

مورخہ ۲۱۔ نومبر ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع دوم)

ہر حق کے سامنے ایک جھوٹ ہوتا ہے اور ہر جھوٹ کے مقابل سچ۔ یہان ومن اظلم مین جھوٹے مفتری کا نشان اور اس کا انجام بتاتا ہے۔

الا لعنۃ اللہ علی الظالمین۔ موسےٰ اور فرعون دونون مر چکے ہین مگر موسےٰ پر سب علیہ الصلوٰۃ والسلام پڑھتے ہین اور فرعون پر کوئی رحمت بھیجنے والا نہین۔

یبغونھا عوجاً۔ بے دین (ٹیڑھے) راہ کر چاہتے ہین۔ اللہ کی راہ کو۔ مسلمان بھی اب اس مرض مین گرفتار ہین۔

وھم بالاخرۃ ھم کافرون۔ ان تمام خرابیون کی جڑ ایک ہی بات ہے کہ وہ اس بات پر یقین نہین رکھتے کہ ایک وقت آتا ہے۔ جب ہم کو جواب دہی کرنی پڑے گی۔

ان الذین اٰمنوا۔ اس مین دوسرے گروہ کا ذکر فرماتا ہے۔ جو راستبازون کا گروہ ہے۔

اولئک اصحٰب الجنۃ۔ صحابہ کرام کے لئے ایک جنت تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت تھی کہ وہ معاصی اور ان کے بد نتائج سے بچکر نیکیون سے لُطف اٹھاتے تھے۔

ایک شرابی ہی کو لو۔ شراب پی۔ ستوالے ہوئے بدرو مین گرے۔ پاس جو نقدی تھی وہ گئی۔

ایک بہشت۔ اللہ پر بھروسہ اور ایمان کا ہے جو مصائب مین بھی آرام بخشتا ہے۔ پھر صحابہ کے لئے۔ مدینہ منورہ ایک بہشت تھا پھر مکہ کی فتح۔ اور دوسری فتوحات مثل عراق، عجم، شام، مصر اور وہ ممالک جن کی نسبت موسےٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو وعدہ دیا کہ وہان دودھ اور شہد کی ندیان بہتی ہین۔ ایک بہشت قرآن۔ اور اس کی حجج قاطعہ و براہین ساطعہ ہین۔ جس کے ذریعے تمام مذاہب پر فتح پاکر مظفر و منصور ہو کر شاد کام رہتا ہے۔

ایک دفعہ مین سفر کو گیا ایک مولوی سے ملاقات ہوئی۔ مجھ سے پوچھا۔ مرزا صاحب کیا لکھ رہے ہین۔ مین نے کہا مولانا المقربین لکھتے ہین اس مین ایک بات لکھی ہے۔ کہ ان الابرار لفی نعیم۔ وان الفجار لفی جحیم۔ مومن اسی دنیا مین نعمتین پاتا ہے۔ اور فاجر دوزخ مین ہو جاتا ہے۔ جل جل کر کباب ہوتا رہتا ہے۔ مولوی بولا یہ بات تو ٹھیک نہین دیکھئے ہم نان شبینہ کو ترستے ہین اور یہ کا فر گر گُلچھیان گزارتے ہمارے سینے پر مونگ دلتے

ہیں۔ میں تو دیکھ کر کباب ہو جاتا ہوں۔ پاس ایک بدرنگ بیٹھے تھے وہ بولے مولوی صاحب کا رنگ بھی تو اسی جلنے کی وجہ سے سیاہ ہو گیا ہے مولوی صاحب بولے۔ سچ کہتا ہے گویا اس طرح پر اوس نے اپنی جہنمی زندگی کا اقرار کیا۔

مورخہ ۲۲۔ نومبر ۱۹۰۹ء

(رکوع ۳)

ان یغویکم۔ اللہ تعالیٰ ہر انسان کے اعمال کے تقاضے کے مطابق سلوک کرتا ہے۔ جب کسی کے اعمال کا تقاضا ہوتا ہے کہ وہ غوی مقرر ہو تو وہ ایسا ہو جاتا ہے۔

پولوس نے تقدیر کے مسئلہ کو نہیں سمجھا اس لئے اس نے آخر بگڑ کر کہا کہ کاریگری کاریگر کو کیا کہہ سکتی ہے۔ حالانکہ یہ مثال ٹھیک نہیں کیونکہ برتن وغیرہ میں تو عقل اور اختیار نعل کسی حد تک بھی نہیں اور انسان میں یہ بات ہو۔

مورخہ ۲۳۔ نومبر ۱۹۰۹ء

(رکوع ۴)

آسودہ حالوں پر غریب ناصح کی بات کم اثر کرتی ہے حضرت نوح کا زمانہ بہت آسودہ حالی کا تھا اس لئے انہوں نے اپنے ناصح کی باتوں پر فائدہ نہ اوٹھایا۔ بہت افسوس ہے کہ یہ مرض مسلمانوں میں بھی پھیلتا جاتا ہے۔ اسی واسطے میں نہیں چاہتا کہ بہت دولتمند میری بیعت میں داخل ہوں۔

کما تسخرون۔ ایک معنے یہ ہیں اس لیے ہم ہنسی کرتے ہیں کہ تم بھی ہنسی کرتے یا یہ معنے کہ ہم اتنی ہنسی کریں گے جتنی تم کرتے رہے۔

فار التنور۔ اس کے پانچ معنے ہیں (۱) تنور کے معنے وجہ الارض زمین کا اوپر کا حصہ (۲) اونچی جگہ۔ یعنی اونچی جگہوں کے چشمے پھوٹ نکلے۔ (۳) اس گڑھے کو کہتے ہیں جس میں لوگ روٹیاں پکاتے ہیں یعنے وہاں ہی پانی بہ نکلا۔ (۴) پو پھٹنے کا وقت آگیا نوح کی قوم پر عذاب سحری کو آیا تھا۔ (۵) اونچے محلوں پر پانی حملہ آور ہوا۔

الا قلیل۔ بہت روائتوں میں میں نے پڑھا ہے کہ ۸۰ سے زیادہ نہ تھے یہ مثال یاد رکھنے کے قابل ہے۔ یہاں ایک واقعہ مجھے یاد آگیا ہے جو تمہارے نفع کے لئے تمہیں سناتا ہوں سفر میں ایک شخص نے حضرت کے متعلق مجھ سے تین سوال کئے ایک ان میں سے اس سبق کے ساتھ تعلق رکھتا ہے وہ یہ کہ ایک جگہ حضرت صاحب نے لکھا ہے کہ میں عمل الترب کے ذریعہ بیماروں کے اچھا کرنے کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ ورنہ مسیح سے بڑھ جاؤں۔ دوسرا یہ عمل تو کفار بھی کر لیتے ہیں۔ ان دونوں میں ایک نبی کی بات کی سخت ہتک ہے نیز ایک نبی کے عمل کو مکروہ فرمایا میں نے کہا آپ مولوی عبداللہ صاحب کو جانتے ہیں۔ جنھوں نے تحفۃ الہند لکھی ہے کہا ہاں وہ تو میرے پیر و مرشد تھے۔ میں نے سنا ہے کہ بہت سے ہندوؤں کو مسلمان کر لیا تھا کہا کیوں نہیں تین سے زیادہ کو مسلمان کر لیا تھا جس مدرسہ میں پڑھتے تھے اس کے تمام طالب علم مسلمان ہو گئے میں نے کہا تم نے تورات پڑھی ہے اس میں لکھا ہے کہ نوح نے ۸۰ آدمی ۹۵۰ برس کی تعلیم میں مسلمان کئے اب میں کس طرح مان لوں۔ کہ مولوی عبداللہ نے چند سالوں میں ۳۰۰ کافر مسلمان کر لئے۔ کیا ایک اُمتی نبی سے بڑھ کر ہو سکتا ہے اس نے کہا بات تو ٹھیک ہے آپ ہی جواب دیں۔ میں نے کہا۔ سنو! جو ہتھیار مولوی عبداللہ کے پاس تھا (قرآن مجید) وہ نوح کے پاس نہیں تھا۔ پس یہ فضیلت تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طفیل ہے۔ یہی بات یہاں سمجھ لو۔ دوم۔ یہ بتاؤ۔ کہ قرآن شریف خدا کا معجز کلام ہے یا نہیں۔ کہا ضرور۔ میں نے کہا کہ وہ کس زبان میں ہے۔ کہا عربی میں۔ میں نے کہا کہ ابوجہل کون سی زبان بولتا تھا کہا عربی۔ میں نے کہا کہ ہتک کر رہے ہو۔ جو زبان خدا کی طرف سے معجزہ ہے وہی ایک کافر کا نعل قرار دے رہے ہو۔ یہ سُن کر مبہوت رہ گیا۔ سوم۔ میں نے اسے کہا آپ ایک تصویر یا بُت بناؤ۔ میں آپ کو ایک مسئلہ سمجھاتا ہوں اس پر وہ جھٹ بولا کہ تصویر یا بُت بنانا تو حرام ہے۔ میں حرام فعل کا ارتکاب کیوں کر کروں۔ میں نے دو تین بار یہ فقرہ اُس سے دُہرایا۔ پھر کہا کہ ہوش کرو۔ ایک نبی کے فعل کو حرام قرار دے رہے ہو۔ (انی اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر۔) دیکھو حضرت صاحب نے تو ادب کیا اور صرف یہی فرمایا کہ میں اسے مکروہ سمجھتا ہوں ورنہ ایسا کر سکتا اور تم جو صریح حرام کہہ رہے ہو وہ بہت نادم ہوا اور کہا کہ سب باتوں کا جواب آگیا یہ باتیں علم سے نہیں آتیں۔ خدا کے خاص فضل سے آتی ہیں۔

مورخہ ۲۴۔ نومبر ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع ۴)

انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کا ادب کس طرح کرتے ہیں اور اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ یہاں بتایا ہے حضرت نوح نے اپنے بیٹے کے لئے دُعا کی اس بنا پر کہ اہل کے بچانے کا وعدہ کیا تھا۔ اب اللہ تعالےٰ حضرت نوح کو ایک ادب سکھاتا ہے۔

فلا تسئلن مالیس لک بہ علم۔ نوح! تو کیوں کہتا ہے یہ میرا اہل ہے۔ جب ہمارا وعدہ تھا تو ہم کو خود ہی اس کا پاس تھا۔ تم کیا جانو کہ یہ تمہارے اہل میں سے نہیں۔ اب دوسری بات دیکھو۔ کہ اس طریق ادب کے سکھانے کے جواب میں اگر ہم ہوتے تو کیا کہتے۔ مجھے نیوں کا علم نہ ہوتا۔ تو میری خطرت یہ گواہی دیتی ہے کہ میں یہ کہتا آیندہ ایسا نہیں کروں گا۔ مگر حضرت نوح نے ایسا نہیں کیا بلکہ ادب سے اپنی کمزوری کا اقرار کیا ہے اور یوں کہا۔ کہ رب انی اعوذ بک ان اسئلک مالیس لی بہ علم۔ یعنی آپ ہی توفیق دیں کہ میں ہی دُعا نہ کروں۔ جس کا مجھے علم نہ ہو۔ دعوے نہیں کیا کہ میں ایسا نہیں کروں گا اسیواسطے صلحاء اُمت نے لکھا ہے کہ توبہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایک کام چھوڑ دے۔ دوم۔ دعا خلقت کرے۔ وعدہ کر لینا اچھی بات نہیں۔ کیوں کہ پھر ایسا کرے گا۔ تو ایک گناہ اُس بدی کا۔ دوم۔ گناہ وعدہ شکنی کا۔ کیوں کہ بعض انسانوں کو ایک بات کی لت ہو جاتی ہے۔ تو وہ جب موقعہ آجاتا ہے۔ بھول اُٹھتے ہیں۔ بہار توبہ شکن آمد وچہ چارہ کنم۔ دیکھو حضرت نبی کریمؐ نے دُعا کی ہے۔ رحمتک ارجوا فلا تکلنی الی نفسی طرفۃ۔ قرآن مجید مومنوں کو ادب سکھاتا ہے۔ اور فرمایا۔ لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی اور لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ۔

ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تقسیم کردہ مال غنیمت کی نسبت اتنا کہا کہ اس میں انصاف ٹھیک نہیں معلوم ہوتا۔ خالد بن ولید قتل کرنے کے لئے اُٹھے آنحضرتؐ نے روک دیا اور فرمایا کہ مومن ہونے کا دعوےٰ کرتا ہے درگذر کرو۔ مگر دیکھو گے کہ ایک قوم اس کے ذریعے پیدا ہو گی۔ قرآن کریم جن کے حلق سے نیچے نہیں گزریگا جمہور اہل اسلام کا

مذہب ہے۔ کہ حضرت علی نے ایسے لوگون کو قتل فرمایا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر بڑے الزام لگائے گئے۔ عبد اللہ بن سلام نے سمجھایا۔ کہ تم یہ جرأت و بے ادبی نہ کرو۔ ورنہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قیامت تک تلوار مسلمانون سے نہ اُٹھیگی قتل کرنے والے نہ مانا تو اس کا نتیجہ بھگتا۔

مکہ سے نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم چلے آئے۔ معمولی بات تھی مگر اس کا نتیجہ دیکھنے والون نے دیکھا۔ حضرت علی بھی مجبور ہو کر مدینہ سے چلے آئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ پھر مدینہ دار الخلافۃ نہ بنا۔

بسلٰم منّا۔ سلامتی ہماری طرف سے۔ اس تعوذ کا نتیجہ ہے یہ تو بدلہ کا بدلہ ہوا۔ اب برکات تجھ پر۔ اور تیرے ساتھیون پر ہون گے۔ یہ اس ادب کا انعام ہے ایک صوفی نے عجیب نکتہ لکھا ہے۔ کہ ساحران فرعون کے ادب کا نتیجہ تھا۔ کہ انہین ایمان لانے کی توفیق عطا ہوئی۔ انہون نے جناب موسےٰ کا ادب کیا۔ اور کہا۔ اما ان تلقی۔ مین نے بھی اس سے ایک نکتہ نکالا ہے۔ وہ یہ کہ مباحثہ مین ہمیشہ پہلے دشمن کو اعتراض کرنے دے پھر اس کا جواب دے مومن اس طریق سے فتح پاتا ہے۔

تلک من ابناء الغیب۔ نبی کریم کو مخاطب فرمایا ہے۔ کہ یہ آیندہ کا واقعہ ہم بیان کر رہے ہین۔ قصہ نہین۔ فرماتا ہے کہ تم خدا سے دعائین کرو۔ اور وہ ادب سے ہون۔ اور حضرت نوح کی طرح استقلال سے اپنی تعلیم پھیلاؤ۔ وہ تعلیم جسے تو اور تیری قوم اس سے پہلے ہرگز نہ جانتی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ان العاقبۃ للمتقین۔ انجام کار متقی فتح پائین گے۔

اعبدوا اللہ۔ یہ اصل الاصول بہت ضروری ہے۔ پہلے جو کام کرو۔ خدا کے حکم کی ماتحت کرو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سنت کے مطابق ہو۔ پھر تمہاری نفسانی غرض اس مین شامل نہ ہو۔

مالکم من اللہ غیرہ۔ اعبدوا اللہ کا یہی مطلب تھا۔ اسے تاکید کے لئے فرماتا ہے۔ کہ کوئی سوائے اللہ کے تمہاری نیت قول و فعل مین محبوب اور مقصود نہ ہو۔

مورخہ ۲۵۔ نومبر ۱۹۰۹ء

(البقیۃ رکوع ۵ و رکوع ۶)

کیدونی جمیعا۔ تم بھی اور تمہارے بت بھی۔ انبیاء جتھے کے محتاج نہین ہوتے دیکھو۔ یہان کا کوئی جتھا نہین۔ کس تحدی اور جرأت سے اعلان کرتے ہین۔

وما من دابۃ۔ جب سب جاندارون پر خدا تعالیٰ کی حکومت ہے تو ہمین کوئی چیز ضرر کیون کر دے سکتی ہے۔

قریب مجیب۔ قریب ہے دعا سنتا ہے اور پھر قبول کرتا ہے۔

مورخہ ۲۷۔ نومبر ۱۹۰۹ء

(البقیۃ رکوع ۶)

ھذہ ناقۃ اللہ۔ اللہ تعالےٰ جس چیز کو چاہے۔ نشان قرار دے۔ یہان ایک معمولی اونٹنی کی نسبت کہدیا۔ چلو یہی بطور نشان سہی۔

وعد غیر مکذوب۔ بعض وعدے ٹل بھی جاتے ہین جہان خیر مکذوب فرمایا۔ کہ اس کے خلاف نہ ہوگا۔

جثمین۔ زمین کے ساتھ لگے رہے۔ مرغی زمین کرید کر اس پر اپنا سینہ رکھ دیتی ہے اسے جثم کہتے ہین۔ چنانچہ مشہور ہے۔ جثم الطائر۔

الصیحۃ۔ جیسے ایک مصرع صاح الزمان بآل۔

کان لم یغنوا۔ گویا ان کا مسکن ہی کوئی نہ تھا مغنی کہتے ہین۔ آبادی کو۔

قالوا سلٰماً۔ کہتے ہین سلٰماً سے سلام بڑھ کر ہے۔ سلٰماً کے پہلے کوئی فعل ہے جو اوقات سے متعلق ہے یعنی ماضی یا حال یا استقبال کا۔ بہرحال دوام نہین۔ مگر سلٰم مین زمانہ کوئی نہین اس مین دوام پایا جاتا ہے۔ گویا ابراہیم نے ان سے بہتر جواب دیا۔ حسب آیت حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منہا۔

فما لبث ان جاء بعجل۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ مہمان سے پوچھا کہ روٹی کھاؤ گے یا نہین۔ تکلیف نہ کرے۔ جو ماحضر ہو پیش کر دیا ہے۔ تو کھا لے۔

حنیذ۔ تلا ہوا ترجمہ دلی کی زبان کی وجہ سے ہے۔ اصل مین اس کے معنے ہین کہ گوشت کی بساند و رطوبت جلائی گئی تھی۔ ایک پتھر گرم نیچے ایک اوپر رکھ دیتے ہین اور اسی طرح گوشت تیار کیا جاتا ہے۔ ہمارے علاقے مین بھی ایسا کرتے ہین۔ ایک کھال مین رکھ کر گرم ریتے مین رکھدیا

واوجس منہم خیفۃ۔ صوفیون نے لکھا ہے کہ ابراہیم کے قلب ... نے معلوم کر لیا کہ یہ عذاب لائے اور ابراہیم اللہ کے غضب سے ڈرے۔

فضحکت۔ اس کے ایک معنے کرتے ہین کہ وہ بڑاپے مین حائض ہوئی۔

یویلتی۔ یہ عورتون کا طرز کلام ہے۔

ھذا بعلی شیخاً۔ توراۃ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت جناب ابراہیم علیہ السلام کی عمر ۹۹ سال تھی۔

علیکم اھل البیت۔ اس سے یہ مسئلہ حل ہو گیا کہ اہل بیت مین بیبیان شامل ہین ھل ادلکم علےٰ اھل بیت یکفلونہ۔ لکم۔ سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ پس بڑا افسوس ہے کہ شیعہ اہل بیت مین بیبیون کو شامل نہین کرتے۔ اور علیکم مین کم ضمیر کو مذکر کے لئے بتلاتے ہین۔ وہ دیکھین کہ یہان بھی ایک عورت کے لئے بوکت علیکم آیا ہے۔

ولما جاءت رسلنا لوطاً سیئ بہم۔ چونکہ توراۃ مین لکھا ہے کہ لوط خود ان کو گھر مین لائے۔ اس لئے بعض مفسرین نے اس کے اچھے معنے کئے ہین۔ کہ لوط اس امر پر تنگ ہوئے کہ یہ کیون ہمارے ساتھ نہین چلتے اور مہمان نہین بنتے۔

مورخہ ۲۸۔ نومبر ۱۹۰۹ء

(البقیہ رکوع ۷ و رکوع ۸)

ھؤلاء بناتی ھن اطہر لکم۔ توراۃ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت لوط کی سات

بیٹیاں تھیں۔ پانچ اسی گاؤں میں بیاہی ہوئی تھیں تو حضرت لوطؑ نے ان کو شرم دلائی کہ دیکھو سب لڑکیاں تمہارے ہی گھروں میں ہیں۔ پس کیا میں تمہارے بُرے میں ہوں کہ اجنبی لوگوں کو بطور جاسوس داخل کروں۔

اطہرلکم۔ یہ لڑکیاں میں نے تمہارے تقوے کے لئے پیش کی ہیں ان کا معاملہ سوچو۔ کہ جب یہ تمہیں دے دیں تو میں گاؤں کے برخلاف کوئی منصوبہ کیوں کرنے لگا۔

ان لی بکم قوۃ او آوی الی رکن شدید۔ حضرت لوطؑ نے پہلے قوت کا ذکر کیا۔ مگر پھر انبیاء کے طریق پر اللہ کی طرف جھک گئے اور کہا کہ نہیں بلکہ میں اللہ کی پناہ لوں گا۔ رکن شدید سے مراد یقیناً اللہ ہے۔

عالیہا سافلہا۔ جو عالی تھے ان کو سافل کر دیا۔ بڑوں کو چھوٹا اور چھوٹوں کو بڑا بنانا۔ خدا کی عجائبات قدرت کے نمونے ہیں۔

مورخہ ۲۹۔ نومبر ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۸)

رزقنی منہ۔ میں بدمعاملگی نہیں کرتا۔ لین دین میں دھوکہ نہیں کرتا۔ پھر بھی مجھے خدا نے اپنی جناب سے بہت عمدہ رزق دے رکھا ہے۔ تم کیوں لا ینقصوا المکیال والمیزان پر عمل نہیں کرتے۔ میری مثال سے ظاہر ہے۔ کہ حصول رزق۔ ناپ تول کی کمی پر موقوف نہیں۔

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت۔ میرے ایک دوست بڑے مہمان نواز تھے۔ ایک دفعہ ایک مہمان آیا۔ عشاء کی نماز کا وقت تھا۔ پاس پیسہ تک نہ تھا اُسے کہا کہ آپ ذرا لیٹ جاویں۔ میں آپ کے کھانے کا بندوبست کرتا ہوں اس کے بعد انہوں نے دُعا کی طرف توجہ کی اور کہا افوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد۔ مولا تیرا ہی مہمان ہے یکایک ایک آدمی نے آواز دی۔ کہ لینا میرے ہاتھ جل گئے۔ ایک قاب پلاؤ کا تھا نہ اس نے اپنا کام بتایا۔ نہ ان کو جلدی میں خیال رہا۔ وہ قاب مدت تک بطور امانت رہا۔ کوئی مالک پیدا نہ ہوا۔ توکل عجیب چیز ہے۔

لا یجرمنکم۔ اللہ تعالیٰ کا تم سے قطع تعلق نہ کر دے۔

ما نفقہ کثیراً مما تقول۔ یہ ایک بہانہ ہے۔ انبیاء جو دین لاتے ہیں وہ بالکل سہل ہوتا ہے۔ لوگ عجیب عجیب پیچیدہ رسمیں ادا کرتے ہیں۔ اور خدا کے حکم پر عمل نہیں کرتے۔ میں نے ایک خوجہ قوم شیعہ کو دیکھا ہے کہ ان میں سو سو سال کے بوڑھے ہوگئے اور ختنہ نہیں کرایا۔ کیونکہ ختنہ کی رسوم کے لئے سو سو روپیہ چاہیئے تھا۔ لوگوں نے خود اپنے تئیں مشکلات میں ڈال رکھا ہے۔

مورخہ ۳۰۔ نومبر ۱۹۰۹ء

(رکوع ۹)

ہر فن میں جو اس فن کا ماہر ہو اس کی بات ماننی چاہیئے۔ مثلاً کوئی انگریزی زبان کے متعلق مسئلہ ہو۔ تو انگریزی جاننے والوں سے۔ شعر۔ شاعروں سے۔ غرضیکہ ہر ایک کسب اس کے اہل سے دریافت کرنا چاہیئے۔ دنیا میں ہر قسم کی تجارت وسیاست کو جس طرح یورپ والے جانتے ہیں۔ ہم لوگ واقف نہیں ہیں لہذا ان سے سیاست و تجارت کے متعلق باتیں دریافت کرنی چاہئیں۔ لیکن جن علوم سے وہ ناواقف ہیں۔ مثلاً یورپ وامریکہ والے علوم روحانی اور خداشناسی سے بالکل ناآشنا ہیں

ولقد ارسلنا۔ ہم نے موسےؑ کو فرعون کی طرف بھیجا۔ فرعون تو اس فن سے ناواقف تھا۔ جس کے متعلق موسےؑ۔ اس کے تبعین نے اس خاص میں بھی فرعون کی ہی اتباع کی۔ پس اس کا نتیجہ ظاہر ہے۔

ورد۔ کاٹھ کا بڑا پیالہ۔ گھاٹ میں اُترنے کو بھی کہتے ہیں۔ دفعہ بھی کہتے ہیں۔

ذلک من انباء القریٰ۔ یہ باتیں ان واقعات وحالات کے متعلق ہیں جن کے متعلق انبیاءؑ آتے ہیں۔ فرعون کو مصر ہی کا تو گھمنڈ تھا۔ پھر مصر اب موجود ہے۔ اس کی حالت کو دیکھو بعض ایسی بستیاں ہیں جو تباہ ہوگئیں۔ مثلاً لوطؑ کی بستیاں جن کے نام سڈام وغیرہ پانچ بستیاں۔

تتبیب۔ ہلاکت جیسا کہ سورہ تبت میں بھی آیا ہے۔ صوفیوں نے لکھا ہے کہ انسان کا جسم بھی ایک بستی ہے۔

مورخہ یکم دسمبر ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع ۹ نمبر ۱۰)

فاما الذین شقوا۔ جو اپنے مطالب میں کامیاب نہ ہو۔ ناکام نامراد اسے عربی زبان میں شقی کہتے ہیں۔

مادامت السموات والارض۔ کہاں کا آسمان وزمین؟ وہاں (جنت) کا

الا ماشاء ربک۔ اس کی بابت بہت بحث ہے کہ ماشاء ربک سے کیا مراد ہے۔ بعض نے لکھا ہے کہ دنیا کی زندگی میں جو آسائش پہونچ جاتی ہے۔ اس کا استثنا مراد ہے۔ بعض نے اس فاصلہ کو اور وسیع کیا ہے۔ کہ قبر سے حشر تک۔ بعض نے اور بھی وسیع کیا ہے اور کہا ہے کہ حشر کے فیصلہ تک۔ بعض نے یہ کہا ہے۔ کہ آخر دوزخ سے سب نکالے جاویں گے۔ میرے نزدیک اس سے اظہار عظمت وجبروت مراد ہے۔ کہ جو کچھ ہوتا ہے۔ مشیت الٰہی کی ماتحت ہوتا ہے۔

فلا تک۔ یہ خطاب عام ہے۔ ہر مخاطب قرآن سے۔

فاستقم۔ حضرت نبی کریمؐ نے فرمایا ہے۔ کہ شیبتنی ھود۔ کہتے ہیں اسی آیت کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ ہر ایک استاد کو اپنی جماعت۔ مرشد کو اپنے مریدوں کا سخت فکر ہوتا ہے۔ یہاں نبی کریمؐ کو استقامت کا حکم دیا ہے اور اس کے ساتھ ہی من تاب معک۔ انسان کو اپنی ذات کی ذمہ واری مشکل ہے چہ جائیکہ دوسروں کا ذمہ اٹھانا ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا فرماتے تھے۔ اللھم رحمتک ارجوا فلا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین۔

طرفی النھار۔ صبح وعصر کی نماز۔ (باقی آیندہ انشاء اللہ تعالیٰ)